UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224795

UNIVERSAL
LIBRARY

قواعد اردو

حسب الحکم

جناب کپتان ہالرائڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر

پبلک انسٹرکشن ممالک پنجاب وغیرہ

سنہ ۱۸۷۰ء

مطبع سرکاری لاہور میں چھپی

قواعد اردو

پہلا حصہ صرف کے علم مین

تعریف صرف کی

صرف وہ علم ہے جس سے کلمون کی پہچان
اور اُن کی تغیر و تبدل کی شناخت حاصل ہوتی ہے
اور اس علم سے غرض یہہ ہے کہ انسان صحیح لفظ بولے

تعریف اور تقسیم کلمہ کی

لفظ وہ ہے جو آدمی بولے - اگر اُس کے معنے نہون
تو مہمل کہلاتا ہے - اور جو معنے رکھتا ہو اور مفرد ہو تو اسے کلمہ کہتے ہین
کلمہ کے تین قسمین ہین - اسم - فعل - حرف - اسم وہ کلمہ ہے جو بینے

معنے بالاستقلال بغیر ملانے دوسرے لفظ کے ظاہر کرے جیسے زمین۔ آسمان۔ **فعل** وہ کلمہ ہے جیسے کرنا۔ یا ہونا۔ یا سمجھنا مع تعلق زمانہ کے سمجھا جاوے۔ زمانہ تین ہین گذرا ہوا جسکو ماضی کہتے ہین۔ گذرتا ہوا جسکو حال کہتے ہین آیندہ جسکو مستقبل کہتے ہین جیسے کہایا۔ کہاتا ہے۔ کہائیگا۔ اسمین کرنا ایک فعل کا مع تعلق زمانہ کے پایا جاتا ہے۔ ہوا۔ ہوتا ہے۔ ہوویگا۔ اسمین ہونا مع قید زمانہ کے سمجھا جاتا ہے۔ مارگیا۔ مارا جاتا ہے۔ مارا جائیگا۔ اسمین سمجھنا اُسی طرح سمجھا جاتا ہے **حرف** وہ کلمہ ہے جسکے معنے بغیر ملنے دوسرے لفظ کے نہ سمجھے جائین جیسے مین صبح سے شام تک چلا۔ یہان سے اَور تک حرف ہین صبح شام اسموں کے ساتھہ ملنے سے انکے معنے سمجھے گئے۔ اب کلمہ کے تینون قسمونکا حال مفصل بیان کیا جاتا ہے

اسم کی بحث

اسم یا نکرہ ہوگا یا معرفہ **نکرہ** وہ ہے جو غیر معین شئے کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے آدمی - گھوڑا - کہ بلا تعیین ہر آدمی اور ہر گھوڑے کے لئے وضع کیا گیا ہے **معرفہ** وہ ہے جو ایک معین شئے کے لئے وضع کیا گیا ہو جیسے پیرا - لاہور کہ پہلا ایک معین شخص کا نام رکھا گیا ہے دوسرا ایک معین شہر کا اقسام معرفہ کے یہہ ہین - **علم - اسم ضمیر - اسم اشارہ - اسم موصول** اسکے سوا جو اسم ہو اُسے نکرہ جانو اور اقسام نکرہ کے اسطرح محصور ہو سکتے ہین **اسم ذات اسم صفت - اسم استفہام مصدر - اسم فاعل - اسم مفعول اسم حالیہ** **فائدہ** جو کہ جاندار وغیرہ مین نر اور مادہ کی تمیز ہے اس سبب سے جو لفظ نر پر دلالت کریگا اُسے **مذکر** اور جو لفظ مادہ پر دلالت کرے اُسے **مونث** کہین گے - بے جان چیز وغیرہ اگرچہ نر اور مادہ کی تمیز نہین ہے مگر اس صورت مین بھی یا لفظ مذکر بولا جائیگا یا مونث - پھر اگر

لفظ سے ایک فرد اُسکے مدلول کا سمجھا جاوے تو اُسے **واحد**
اور جو ایک سے زیادہ فرد سمجھے جاوین تو اُسے **جمع** کہتے
ہین ۔ مثال مذکر اور مؤنث جاندار کی گھوڑا ۔ گھوڑی ۔ مثال غیر
جاندار کے ۔ تخت ۔ میز ۔ مثال واحد کی ۔ گھوڑا ۔ گھوڑی ۔ پردہ ۔
چلمن ۔ مثال جمع کی ۔ گھوڑے ۔ گھوڑیان ۔ پردے ۔ چلمنیں ۔
اب ہم اسم کی ہر ایک قسم کا حال مفصل بیان کرتے ہین

عَلَم

عَلَم وہ ہے جو ایک معین شے کا نام ہو جیسے زید کہ یہہ ایک
خاص آدمی کا نام ہے ۔ دہلی کہ یہہ ایک خاص شہر کا نام ہے ۔
گنگا کہ یہہ ایک خاص دریا کا نام ہے ایسا ہی اکثر جانورون اور
کتابون اور کوؤن اور مکانون کے نام کہ لوگ رکھہ لیتے ہین
فائدہ تخلص خطاب لقب کنیت عُرف یہہ سب
قسمین علم کی ہین **تخلص** وہ ہے جو شاعر لوگ ایک مختصر نام

اپنا اشعار مین لایا کرتے ہین جیسے سعدی تخلص شیخ مصلح الدین شیرازی کا **خطاب** وہ ہے جو بادشاہون یا حاکمون کی طرف سے ایک وصفی نام عزت کے لئے ملے جیسے نجم الدولہ وستارۂ ہند جو حال مین ملکہ معظمہ کی طرف سے بعض لوگون کو عطا ہوتا ہے **لقب** وصفی نام جو کسی صفت کے سبب مشہور ہوگیا ہو جیسے کلیم اللہ لقب حضرت موسی علیہ السلام بسبب ہمکلامی خدا کے **کنیت** وہ ہے کہ باپ یا ما یا بیٹی کے نام کیطرف نسبت کرکے بلاوین جیسے جہجو کی ما بدہو کے باپ

اسم ضمیر

ضمیر وہ اسم ہے جس سے متکلم یا مخاطب یا غایب تعبیر کیا جائے۔ اُسکی تین قسمین ہین۔ اول ضمیر فاعل۔ دوم ضمیر مفعول۔ سوم ضمیر مضاف الیہ۔ **ضمیر فاعل** وہ ہے جسکو فعل سے فاعلیت کا تعلق ہو۔ **ضمیر مفعول** وہ ہے جسکو مفعولیت

کا علاقہ ہو۔ ضمیر مضاف الیہ وہ ہے جسکی طرف کوئی اسم مضاف ہو۔ انمین سے ہر ایک کے لئے چھہ چھہ لفظ ہین جسمین عاقل اور غیر عاقل اور مذکر اور مونث کی تمیز نہین سوائے ضمیر مضاف الیہ کے جیسا آگے معلوم ہوگا

ضمیرون کی گردان

قسم ضمیر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
ضمیر فاعل	وہ آیا یا آئی	وہ یا وہ آئے یا آئین	تو آیا یا آئی	تم آئے یا آئین	مین آیا یا آئی	ہم آئے یا آئین
ضمیر مفعول	اُسکو یا اُسے یا اُسکے تئین مارا	اُنکو یا اُنہین یا اُنکے تئین مارا	تجھکو یا تجھے یا تیرے تئین مارا	تمکو یا تمہین یا تمہارے تئین مارا	مجھکو یا مجھے یا میرے تئین مارا	ہمکو یا ہمین یا ہمارے تئین مارا
ضمیر مضاف الیہ	اُسکا یا اُنکا گھوڑا	اُسکے یا اُنکے گھوڑے	تیرا یا تمہارا گھوڑا	تیرے یا تمہارے گھوڑے	میرا یا ہمارا گھوڑا	میری یا ہماری گھوڑے

ضمیر مضاف الیہ مین صیغہ مؤنث کا اور آئیگا جسمین تمیز واحد اور جمع
کی نہین جیسے اُسکی یا اُنکی کتاب یا کتابین - تیری یا تمہاری
کتاب یا کتابین - میری یا ہماری کتاب یا کتابین **تنبیہ**
وہ ضمیر واحد غائب واحد اور جمع مین یکسان استعمال کیجاتی
ہے مگر بعضے آدمی فرق کے لئے یہہ تکلف کرتے ہین کہ واحد مین
وہ اور جمع مین **وو** بواو مجہول بولتے ہین - اور واضح ہو کہ متقدمین
کی تصنیفات مین بجاے ضمیر جمع غائب کے **وے** کا برتا وا پایا
جاتا ہے مگر متاخرین نے اس لفظ کو مثل اور بعضے لفظون ستی
وغیرہ کے متروک کر دیا ہے چنانچہ حال کے شعرا کی نظم اسکی شاہد
ہے - اگرچہ قصبات مین اب بھی بولتے ہین مگر اہل شہر غیر فصیح
سمجھتے ہین **فائدہ** جب ضمیر فاعلی غائب کے بعد ان حرفون
(**مین - سے - کو - تک - تلک - پر - کا - کے - کی - تے - والا**) مین
سے کوئی حرف آوے تو ضمیر کی اس طرح تبدیلی ہوگی کہ واحد مین

اُس اور جمع مین اُن کہا جائیگا مگر لفظ نے کے ساتھہ واحد دو
صورت سے آئیگا اِس نے اُن نے اور جمع مین اُنہون
نے کہین گے اور یاد رکھو کہ اِن حرفونکو آگے ہم **حروف غیرہ**
کے نام سے تعبیر کرینگے **فائدہ** مقام تعظیم مین بجاے
مفرد کے ضمیرونکو جمع بولتے ہین مگر تُم مین اسقدر تعظیم نہین
ہے بجاے اسکے **آپ** کا لفظ بولا جاتا ہے اور اسحالت مین
فعل کو بجاے مخاطب کے جمع غائب لاتے ہین جیسے آپ چلتے ہین
آپ چلین گے اور اگر اسکے ساتھہ امر حاضر ہو تو وہ جمع غائب
کی صورت یا لفظ یے کی زیادتی کے ساتھہ آئیگا جیسے آپ
چلین - یا آپ چلیے - ایسا ہی فاعل کے ضمیرونکے ساتھہ تاکید کے
مقام مین بھی یہہ لفظ بولا جاتا ہے جیسے مین آپ گیا تھا - وہ
آپ کہتے ہین - لفظ **آپس** کا بھی لفظ آپ سے بنا ہے **فائدہ**
لفظ **اپنا** جو واحد مذکر کے لیئے آتا ہے اور لفظ **اپنے** بیاے مجہول

جو جمع مذکر کے لئے آتا ہے اور لفظ اپنی بیاء معروف جو مؤنث

کے لئے آتا ہے یہہ سب لفظ آپ سے بنے ہین انکا استعمال کئی

صورت سے ہوتا ہے مقام خصوصیت مین تنہا آتے ہین جیسے

اپنا وطن ہر ایک کو عزیز ہے - اپنی گلی مین کتا بہی شیر ہوتا ہے

جب ایک جملہ مین دو ضمیرین متکلم یا مخاطب یا غائب کی اسطرح

آوین کہ پہلی ضمیر فاعل کی اور دوسری ضمیر مضاف الیہ کی ہو

تو دوسری ضمیر - اپنا یا اپنی بیاء مجہول - یا اپنی بیاء معروف

سے بدل جاتی ہے - جیسے تو اپنا گہر بیچ - ہم اپنی گہر جاٸین -

وہ اپنی کتاب لیجائے - اصل مین تہا تو تیرا گہر بیچ - ہم ہمارے

گہر جائین - وہ اُسکی کتاب لیجائے - کبھی بجائے ضمیر مضاف الیہ

متکلم کے بوجہ خصوصیت اپنا وغیرہ بولتے ہین اور اُسسے زیادہ

خوبی کلام مین پیدا ہوتی ہے ذوق

ہوش و خرد گئے نگہ سحر فن کے ساتھ ہہ اب جو ہے بات اپنی سو دیوانہ پن کے ساتھ

یہان بجاے لفظ میری کے لفظ اپنی واسطے تحسین کلام کے بولا گیا ہے نکتہ کبھی بے تکلفی کی گفتگو مین یارونکا لفظ لفظ بجائے ضمیر متکلم کے بولتے ہین ذوق

نہوا پر نہوا میر کا انداز نصیب ؛ ذوق یارون نے بہت زور غزل مین مارا

نکتہ جب ضمیر واحد حاضر اور واحد متکلم کے بعد اونکی صفت مین حروف مغیرہ حائل ہون تو اُنکی شکل مثل ضمیر مفعول کے ہوگی جیسے تجہہ یا مجہہ کمبخت نے

اسم اشارہ

اسم اشارہ وہ اسم ہے جسسے کسی چیز کیطرف اشارہ کرین یہہ چار لفظ ہین دو واسطے اشارہ قریب کے واحد کے لئے یہہ۔ اور جمع کے لئے یہہ اور یے اور دو واسطے اشارہ بعید کے واحد کے لئے وہ اور جمع کے لئے وہ اور وو جس طرح ضمیر واحد غائب مین گذرا اسیطرح اِنکی جمع کا بہی

حال ہے جس چیز کی طرف اشارہ کرین اسے مشارٌالیہ کہتے ہین
یہہ مشارٌالیہ ایک اسم نکرہ ہوتا ہے جو بسبب اشارہ کے معیّن
ہوجاتا ہے ــ کبھی یہہ بعد اسم اشارہ کے مذکور ہوتا ہے جیسے
یہہ آدمی - یہہ گھوڑا - کبھی مقدر جیسے اس مقام مین صرف یہہ
کہین **فائدہ** جب اسم اشارہ کے بعد حروف مغیرہ آوین
تو اُنکی تبدیلی مثل ضمیر غائب کے ہوگی اور وہ کی تبدیلی
مین الف مضموم اور یہہ کی تبدیلی مین مکسور ہوگا - علاوہ حروف
مغیرہ کے وہ اسم بھی جو مکان یا زمانہ کے معنے مین ہون جیسے
گھر - جگہہ - پاس - طرف - وغیرہ رات - دن گھڑی وغیرہ
ایسا ہی لفظ قدر - طرح - وضع - حروف مغیرہ کا عمل کرتے
مین اس لئے ان الفاظ کو ہم تابع مغیرہ سے موسوم کرینگے
که اور اسمون مین بھی انسے تبدیلی ہوتی ہے جسکا ذکر اپنے
اپنے موقع پر آئیگا

اسم موصول

اسم موصول وہ اسم ہے کہ جب تک اُسکے ساتھہ ایک جملہ مذکور نہو
اس قابل نہین کہ مبتدا یا خبر یا فاعل یا مفعول وغیرہ ہوسکے اس
جملہ کو صلہ اسم موصول کا کہتے ہین جیسے جو نیک خُلق ہوتا ہے
سب اسکو دوست رکھتے ہین ـــ دیکھو یہان جو اسم موصول ہے
اور جملہ نیک خلق ہوتا ہے اُسکا صلہ ہے - اصل مین یہہ دو اسم ہین
جو اور جونسا - جو مین مذکر اور مؤنث کا فرق نہین ہے -
جونسا واحد مذکر کے لئے آتا ہے - جمع مذکر مین اسکا الف
یاء مجہول سے اور مؤنث مین یاء معروف سے بدل جاتا ہے - اور
جب انکے بعد حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ آوین تو انکی تبدیلی
واحد مین لفظ جس سے اور جمع مین لفظ جن سے ہوجاتی
ہے جیسا جسکو دیکھا اپنے مطلب کا یار دیکھا جنکو تم یاد کرتے تھے وہ آگئے

لیکن جب اسکے بعد نے آوے اُسوقت واحد کی دو صورتین ہوتی ہین جس نے - جن نے اور جمع مین جنہون نے کہا جاتا ہے

اسم ذات کا بیان

اسم ذات وہ نام ہے جس سے ایک شئے کی حقیقت دوسری شئے سے تمیز کیجائے جیسے آدمی - گہوڑا - دہوپ - چہانو - رات - دن کہ ان اسمون سے ایک خاص چیز کی حقیقت کو دوسری شئے سے تمیز کرتے ہین - تمام اسمار مفصلہ ذیل اگرچہ اسم ذات ہین مگر خاص خاص نامونسے موسوم کئے گئے ہین - اسم تصغیر - اسم آلہ - اسم ظرف - اسم صوت

اسم تصغیر

اسم تصغیر وہ اسم ذات ہے جسمین معنے چہٹائی کے پاے جا بین اردو مین نشانی تصغیر کی یہہ حرف ہین - یاء معروف - یا - ڑا - ڑی

لا - لی - وا - یہہ سب علامتین اسم کے آخرمین زیادہ کیجاتی
ہین جیسے پیالہ - پیالی - بالا - بالی - پہاڑ - پہاڑی - لوٹا -
لیٹا - ڈبا - ڈبیا - باٹ - بٹیا - مکہہ - مکھڑا - ٹانگ - ٹنگڑی -
پلنگ - پلنگڑی - ناند - نندولا - کہاٹ - کہٹولا - کونڈا -
کنڈالی - مرد - مردوا یہہ لفظ اکثر عورتونکے محاورہ مین اتا ہے
ٹٹو - ٹٹوا - پہلی نشانی بہت شایع ہے اُسنے کم دوسری باقی
کہین کہین آجاتی ہین **قاعدہ** وقت زیادہ کرنے تی
کے اگر اسم کے آخر مین الف یا ہ ہو تو حذف ہوجاتی
ہین یا یہہ کہو کہ تصغیر مین الف اور ہ ی سے بدل جاتے
ہین یا کی زیادتی کے وقت الف اسم کے آخر سے اور
حرف علت بیچ سے ساقط ہوجاتے ہین - چنانچہ یہہ سب باتیز
اوپر کی مثالون سے ظاہر ہین - پہلی - دوسری - چوتھی -
چھٹی علامت کے ساتھہ اکثر اسم مؤنث بولا جاتا ہے

اور باقی کے ساتہہ مذکر **فائدہ** فارسی کے طور پر جو الفاظ تصغیر کے ہین اُنکا بہی اردو مین استعمال ہے جیسے - باغ باغچہ - صندوق - صندوقچہ - مرد - مردک - دُہل دُہلک اردو مین یہہ لفظ کچہہ بدلکر ڈہولک ہوگیا ہے **فائدہ** کبہی اس تصغیر سے حقیقت مین چہٹائی مقصود ہوتی ہے جیسے اکثر الفاظ گذرے کبہی حقارت کے لئے تصغیر بنائی جاتی ہے جیسے مرد - مردک - ٹٹو - ٹٹوا - کہاٹ - کہٹیا - کبہی پیار کے سبب جیسے بچہ - بچونگڑا - مکہہ - مکہڑا

اسم آلہ

اسم آلہ وہ اسم ذات ہے جسکے معنے اوزار کے ہون - اس قسم کے اسم اکثر غیر مشتق ہوتے ہین جیسے - سل - بٹا - موسل اوکہلی وغیرہ اور کبہی مصدر مین کچہہ تغیر کرنے سے بنایا جاتا ہے جیسے - بیلن - بیلنی - جہہکنی جو اصل مین پہونکنی تہا -

چھلنی جو اصل مین چھانی تھا - کبھی آل یا آیل کے آخر مین بڑھانے سے اسم آلہ کے معنے حاصل ہوتے ہین - جیسے گھڑیال گھڑی سے - نکیل ناک سے **فائدہ** فارسی اسم آلہ بھی اردو مین مستعمل ہے - جیسے جاروب - بادکش - فتیلہ سوز - فارسی مین اسم فاعل ترکیبی اکثر ان معنونکا فائدہ دیتا ہے اور کبھی ہ یا انہ اسم کے آخر مین زیادہ کرنے سے اسم آلہ بنتا ہے جیسے دستہ - انگشتانہ - عربی مین اسکی پہچان یہہ ہے کہ اول مین میم مکسور ہو اور معنے آلہ کے پائے جائین جیسے مِسطر - مِضراب مِسواک

اسم ظرف

اسم ظرف وہ اسم ذات ہے جسکے معنے جگہ یا وقت کے ہون - اسکی دو قسمین ہین ایک وہ جو مطلق مکان یا زمانہ پر دلالت کرے جیسے گھر - شہر - ملک - رات - دن - صبح - شام - دوسرے وہ جو

جو کسی خاص شے کی جگہہ پر دلالت کرے جیسے پہلواڑی - پہولونکی جگہہ - ٹکسال - ٹکے بنے کی جگہہ دوسری قسم کے **اسم ظرف** کہے جاتے ہین اور پہلے قسم کے اسمون مین سے جو اسم مطلق زمانہ پر دلالت کرے اسے **اسم زمان** اور جو مطلق مکان پر دلالت کرے اُسے **اسم مکان** کہتے ہین - دوسرے اسم ظرف کے لئے کوئی صیغہ خاص اردو مین نہین ہے مگر کبہی مصدر دوسری قسم کے معنونکا فایدہ دیتا ہے جیسے جہرنا یانی جہرنا کی جگہہ رمنا ہرن کے رہنے کی جگہہ - کبہی اسم پر **استہان - واڑی - شالہ سالہ - ال یال** - آنہ بڑہانے سے اسم ظرف بنجاتا ہے جیسے دیوستہان پہلواڑی - شوالہ - پاٹ شالہ - دہرم سالہ سسرال - ننہیال سرہانہ وغیرہ **دان** اگرچہ فارسی لفظ ہے مگر کبہی ہندی اسمونکے آخر مین ظرفیت کے لئے آتا ہے جیسے چوہے دان پاندان - کبہی یاء معروف بہی اس کے آخر مین بلحاظ تصغیر کے

زیادہ کیجاتی ہے جیسے چونے دانی اور فارسی مین اسم کے آخر لفظ
خانہ - دان - گاہ - ستان زار - شن — لفظون کے زیادہ
کرنے سے اسم ظرف بنجاتا ہے جیسے کتب خانہ - قلمدان - چراگاہ
گلستان - گلزار - گلشن — ایساہی کبھی سار بار لاخ
وغیرہ کے آخر مین آنے سے اسم ظرف بنجاتا ہے جیسے کوہسار -
رودبار - سنگلاخ - عربی اسم ظرف کی پہچان یہہ ہے کہ اول میم
زبر والا ہو اور معنے ظرفیت کے پائے جائین جیسے - مجلس - مکتب
مدرسہ

اسم صوت

اسم صوت وہ اسم ذات ہے جسمین معنے آواز کے پائے جائین
اسکی تین نوعین ہین - اول وہ جنسے جانورونکو آواز دیجاتی
ہے جیسے دہت دہت - بڑی بڑی ہاتہی کے ہانکنے اور
بٹہانے کے لئے - دوسرے جانورونکی آوازونکی نقلین جیسے

کان کان - یا کائین کائین کوّے کی آواز کی نقل تیسرے وہ
صدا جو دو چیزونکے ملنے سے پیدا ہوتی ہے اوسکی نقل جیسے
کہٹ کہٹ دو سخت چیزونکے ملنے کی آواز

اسم استفہام

اسم استفہام وہ اسم ہین جو پوچھنے کے محل مین بولے جاتے ہین
ذی عقل کے لئے کون اور غیر ذی عقل کے لئے کیا آتا ہے۔
حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ کے آنے سے انکی تبدیلی لفظ کِس
کے ساتھہ ہوجاتی ہے جیسا کسنی کہا - کس جگہہ دیکھا کی
واسطے استفہام عددی کے آتا ہے اسمین تذکیر و تانیث کا
فرق نہین ہے جیسے .. کی لڑکے - کے لڑکیان -- اور معلوم رہے
کہ یہہ لفظ جمع پر داخل ہوتا ہے خواہ لفظوں مین ہو خواہ مراد ہو
جیسے کے مرد آئے کتنا واسطے استفہام مقداری کے واحد مذکر
کے لئے آتا ہے اور اسکا الف جمع مین یاء مجہول سے اور مؤنث

ہین یا معروف سے بدلجاتا ہے جیسے کتنا بڑا۔ کتنے بڑے کتنی بڑی
کتنی بڑین اور یہہ لفظ کبہی واسطے استفہام کے آتے ہین اور کبہی
خبر کے لئے۔ لیکن جسوقت اسکے بعد ہی ہووے تو فایدہ خبر
ہی کا دیتے ہین جیسے کتنے ہی آدمی مجہسے ملے۔ ایسا ہی جب
گے کے بعد ہی آوے اُسوقت اِسکی بہی یہی صورت ہوتی
ہے اور اسوقت کے ہی سے ملکر کئی بولا جاتا ہے جیسے
وہان کئی آدمی بیٹھے ہین کیوں۔ واسطے استفہام سببی
کے آتا ہے جیسے تم کیون نہین آئے

صفت کا بیان

صفت وہ اسم ہے جس سے ایک شئے مع ایک خصوصیت کے سمجھی
جائے جیسے کالا اسے ایک ایسی شئے سمجھی جاتی ہے جسمین
کالک پائی جاوے۔ سبز اسے ایک ایسی شئی سمجھتی جاتی ہے
جسمین سبزی پائی جائے۔ صفت کی قسمین یہہ ہین صفت مشبہ

صفت نسبتی اسم عدد صفت عددی +

صفت مشبہ

صفت مشبہ وہ صفت ہے جسمین معنے وصفی بطریق ہمیشگی کے پائے جائین جیسے بہلا - بُرا - ہرا - سُوکہا - اس صفت مین مذکر کی نشانی اکثر الف آخر مین ہوتا ہے جیسا مثالون سے ظاہر ہے - مگر بعض جگہہ نہین ہوتا جیسے اُجَّہڑ اکّہڑ - کبہی اسم کے آخر مین الف زیادہ کرکے صفت مشبہ بنایا جاتا ہے جیسے - میلا - نیلا - بہوکا - کبہی دو لفظونکی ترکیب سے یہہ معنے حاصل ہوتے ہین جیسے انمول - نڈر بےڈر - اَٹل - دل چلا - من چلا - فارسی عربی صفتین بہی اردو مین مستعمل ہین فارسی جیسے سیاہ - سفید - سرخ - سبز - بہادر - دلیر شیرین - رنگین - عربی جیسے امیر - شجاع - حیوان - احمق

قاعدہ جس صفت کے آخر مین الف یا ہاء مختفی مذکر مین ہو تانیث کی حالت مین یاء معروف سے اُنکی تبدیلی ہو گی

جیسے بھلا - بھلی - دیوانہ - دیوانی - اور جس اسم کے آخرین
یا ر معروف ہو تانیث مین نون سے بدل جاہی گی جیسے سٹری
سٹرن اور جو صفت اِن علامتون سے خالی ہو اسکا استعمال
مذکر اور مؤنث مین ایک طرح ہو گا جیسے - نیک - بد - سرخ - سبز

فائدہ صفت کی تین صورتین مین ایک یہہ کہ کسی دوسرے
سے اس صفت مین موصوف کا مقابلہ نکیا جاوے اس صورت
مین وہی صیغہ صفت کا بولا جاتا ہے اور اسکو تفضیل نفسی کہتے ہین
دوسری یہہ کہ اس صفت مین موصوف کو بعض پر ترجیح دیجاوے
اس صورت مین اسی تفضیل بعض کہتے ہین اور یہہ معنی صفت کے
ساتھہ سے کے لانے اور مفضل علیہ کے ذکر سے یا صفت پر
بہت کا لفظ بڑہانے سے حاصل ہوتے ہین جیسے اُس سے اچھا -
بہت اچھا - تیسرے یہہ کہ سب پر ترجیح دیجاسے اس حالت مین اسے
تفضیل کل کہتے ہین اور یہہ معنے صفت کے پہلے لفظ بہت ہی

یا نہایت یا نہایت ہی بڑہانے سے حاصل ہوتے ہین جیسے
نہایت اچھا - بہت ہی اچھا - نہایت ہی اچھا - ایسا ہی صفت کے
مکرر لانے اور سی کے زیادتی سے بہی یہی فائدہ حاصل ہوتا ہے
بلکہ اس ترکیب مین زیادہ توضیح کے ساتھہ یہہ معنے حاصل ہوتے
ہین جیسے اچھے سے اچھا - بڑے سے بڑا - فارسی مین لفظ تر
اور ترین تفضیل بعض اور تفضیل کل کے لئے آتے ہین جیسے
بہ بہتر بہترین نیک نیکترین

صفتِ نسبتی

یہہ صفت اسم کے آخر مین یاءِ نسبت کے زیادہ کرنے سے بنتی
ہے جیسے عرب سے عربی اِسکے معنے ہین ایسی شئے جو عرب سے
نسبت رکھنے والی ہے خواہ انسان ہو خواہ غیر انسان - ایسا ہی پہاڑ سے
پہاڑی یعنے ایسی شئ جو پہاڑ سے نسبت رکھتی ہے خواہ انسان
خواہ کوئی اور چیز اس یے کے ملنے سے بعض اسمونکے آخر

مین کچھہ تغیر واقع ہوتا ہے (۱) جس اسم کے آخر مین الف ہو
تو ایک ہمزہ مکسور پہلے یے کے بڑہا ئین گے جیسے طلائی - کہربائی
عیسائی اور بعض جگہہ الف کو حذف ہی کر دیتے ہین جیسے بخارا
سے بخاری (۲) ایسا ہی اگر اسم کے آخر ہاء مختفی ہو گی تب بہی
ہمزہ بڑہا یا جاویگا جیسے بیتہ سے بیتئی اور بعض جگہہ واو سے
بدل لیتے ہین جیسے کرانہ سے کرانوی ٹبالہ سے ٹبالوی - اور
بعض جگہہ حذف ہی کر دیتے ہین جیسے مکہ سے مکی - بنگالہ سے بنگالی
اور اگر آخر مین ۃ ہو اور تیسرا حرف یے ہو تو دونوںکو حذف
کر دیتے ہین جیسے مدینہ سے مدنی (۳) اگر اسم کے آخر مین
یے ہو یا الف ہو جو یے کی صورت لکہا جاتا ہے تو ایک مکسورہ
واو پہلے یے کے بڑہا دیتے ہین اور ماقبل اس واو کے فتحہ دیتے
ہین جیسے دہلی سے دہلوی - معنی سے معنوی - موسیٰ سے موسوی
عیسےٰ سے عیسوی (۴) بعض سہ حرفی اسمون مین الف و نون پہلے

دیے کے بڑھا دیتے ہین جیسے جسمانی - نورانی - ظلمانی - ربانی وغیرہ

اسم عدد

اسم عدد وہ صفت ہے جو شے کے تعداد پر دلالت کرتی ہے - یہہ اسم بھی درحقیقت معنی صفتی رکھتا ہے۔ دیکھو جس طرح صفت کا وجود بغیر موصوف کے متحقق نہین ہوتا - ایسا ہی عدد بھی بغیر معدود کے نہین پایا جاتا - اسی لحاظ سے ہمنے اسکو صفت مین شمار کیا ہے

فائدے ایک کے سوا جب کسی اسم عدد کے ساتھہ معدود ذکر کیا جاوے تو معدود جمع بولا جاتا ہے جیسے پانچ بکری جب استغراق مراد ہو تو واوِ مجہول اور نونِ غنہ عدد کے آخر مین زیادہ کرتے مین جیسے چارون - پانچون یعنے پورے چار - پورے پانچ سوکو دو تین وغیرہ اعداد کے ساتھہ بھی کہتے ہین جب پانچ کے بعد لفظ سو آوے تو چ کا حذف بھی درست ہے جیسے پانسو پانسے

صفتِ عددی

اعداد سے صفات اس طرح آتے ہین پہلا دوسرا تیسرا
چوتھا - پانچوان - چھٹا - ساتوان - اگے برابر یہی قاعدہ ہے
کہ لفظ وان عدد کے آخر مین زیادہ کیا جاتا ہے جیسے آٹھوان
بیسوان وغیرہ اور حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ کے ساتھہ الف
یاء مجہول سے بدل جاتا ہے جیسے آٹھوین نے یا آٹھوین مردنے
اور تانیث کی حالت مین یاء معروف سے جیسے آٹھوین عورت اور
اسم عدد اور صفت عددی مین یہہ فرق ہے کہ اسم عدد مین صرف
شمار ہوتا ہے اور صفت عددی مین لحاظ ترتیب یا مرتبہ کا ہوتا ہے

مصدر کا بیان

مصدر وہ ہے جسّے کرنا - یا ہونا - یا سہنا - بلا تعلق زمانہ کے سمجھا جائے
جیسے مارنا ہونا - مارا جانا - فعل مین اور مصدر مین اتنا فرق ہے کہ
فعل مین زمانہ کا لگاو سمجھا جاتا ہے اور مصدر مین یہہ بات نہین ہوتی
مصدر کی نشانی اردو مین نا ہے سواے چند لفظونکے کہ اُنکے آخر مین نا ہے

اور یہ مصدر نہین ہین جیسے نانا۔ پرانا۔ تانا۔ بانا۔ کہانا۔ چونا۔ گنا۔ بیا وغیرہ

مصدرِ وضعی و غیر وضعی

باعتبار وضع کے مصدر کی دو قسمین ہین وضعی و غیر وضعی وضعی وہ ہے جو اصل مین مصدری معنے کے لئے بنایا گیا ہو۔ جیسے لکھنا۔ پڑہنا وغیرہ غیر وضعی وہ ہے کہ الفاظِ فارسی یا عربی پر مصدر ہندی۔ یا علامت مصدر کے زیادہ کرکے مصدر بنا لیا ہو۔ یا الفاظ ہندی پر جو مصدر نہون علامت مصدر کی بڑہا کر مصدر بنا لین جیسے شور کرنا غصہ ہونا۔ بدلنا۔ شور۔ غصہ۔ بدل سے تکیانا۔ پنیانا۔ تکی۔ پانی سے

مصدرِ لازم و متعدی

مصدر کے بلحاظ معنے کے دو قسمین ہین لازم۔ و متعدی۔ لازم وہ مصدر ہے جو صرف فاعل کو چاہے جیسے آنا کہ صرف آنے والے کو چاہتا ہے۔ متعدی وہ ہے جو فاعل اور مفعول دونونکو چاہے

جیسے کہانا کہ چاہتا ہے کہانے والے اور ایک اوس چیز کو جسے کہائین۔ پہر بلحاظ مفعول کے متعدی کی تین قسمین مین۔ اول متعدی بیک مفعول۔ وہ جو صرف ایک ہی مفعول کو چاہے جیسے گذرا دوم متعدی بدو مفعول۔ وہ جو دو مفعولونکو چاہے جیسے دنیا کہ یہہ دو مفعول چاہتا ہے ایک وہ شخص جسکو دین دوسری وہ چیز جو دیجائے تیسرے متعدی بسہ مفعول وہ جو تین مفعول چاہے جیسے دلوانا۔ دلوانے والا فاعل جسے دلوائین وہ پہلا مفعول جس شخص سے دلوائین وہ دوسرا مفعول جس چیز کو دلوائین وہ تیسرا مفعول

متعدی بنفسہ و متعدی بالواسطہ

پہر متعدی کی دو قسمین ہین ایک متعدی بنفسہ دوسری متعدی بالواسطہ۔ متعدی بنفسہ وہ ہے جو اصل مین اسی معنے کے لئے وضع کیا گیا ہو اور متعدی بالواسطہ وہ ہے کہ حرف تعدیہ زیادہ کرکے لازم کو متعدی یا متعدی کو متعدی المتعدی واسطے زیادتی مفعول کے بنالیا ہو عموماً اسکے لئے

یہہ قاعدہ ہے کہ ایک مفعول کے لئے الف یا جو قایم مقام الف کے ہو (جسکا بیان مشرح قاعدونمین ہے) علامت مصدر سے پہلے زیادہ کیا جاتا ہے اور دو مفعولونکے لئے وا پہلے مصدر کی علامت کے زیادہ کرتے ہین جیسے دبنا لازمی فعل تہا دابنا متعدی بیک مفعول ہوا اور دبوانا متعدی بدو مفعول - پینا متعدی بیک مفعول تہا پلانا متعدی بدو مفعول ہوا اور پلوانا متعدی بسہ مفعول

قاعدہ اول درجہ کے متعدی بنانیکے

اسکے لئے تین طریقے ہین اوّل یہہ کہ علامت مصدر کے پہلے الف زیادہ کیا جاتا ہے جیسے دبنا دبانا - جلنا - جلانا - ملنا ملانا - بہڑکنا - بہڑکانا - لڑکنا - لڑکانا - وغیرہ دوسرے یہہ کہ اول حرف کے بعد الف [illegible] جاتا ہے جیسے تنا تانا مرنا - مارنا - ٹلنا - ٹالنا - بندہنا - [illegible] تیسرے یہہ کہ موافق

حرکت پہلے حرف کے اُسکے بعد حرفِ علت زیادہ کیا جاتا ہے
جیسے رُکنا - روکنا - کُہلنا - کہولنا - پسنا پیسنا - یہہ اکثر
ایسے مصدرونمین ہوتا ہے جو دو حرفی ہون - یا پہلا حرف ایسا
ہو جسکی ساتھہ ہاے مخلوطہ پائی جاتی ہو - ایسا ہی کبھی دوسرے حرف
کے بعد یاے مجہولہ زیادہ کیجاتی ہے جیسے سِمٹنا سَمیٹنا سُکڑنا
سُکیڑنا وغیرہ یہہ ایسے مصدرونمین ہوتا ہے جو سہ حرفی ہون
مگر یہہ کمتر ہوتا ہے اور دو حرفی اور سہ حرفی مصدرونسے وہ
مصدر مراد ہین جنمین علامتِ مصدر کی پہلے دو یا تین حرف
ہون اور ان سب طریقوں مین پہلا بہت جاری ہے اوسی کم دوسرا
پھر تیسرا **قاعدہ** جو مصدر دو حرفی ہون اور دوسرا حرف
حرفِ علت ہو تو اکثر متعدی بنانے مین حرفِ علت گر جاتا ہے
اور بجائے اُسکے لام اور الف زیادہ کیا جاتا ہے جیسے - رونا
- دینا - دلانا - پینا - پلانا - سونا - سُلانا - کہانا - کہلانا وغیرہ

قاعدہ جو مصدر سہ حرفی ہوں اور دوسرا حرف حرفِ علت ہو تو اکثر یہہ حرفِ علت گر جاتا ہے اور علامتِ مصدر کے پہلے الف زیادہ کیا جاتا ہے جیسے جاگنا۔ جگانا۔ کودنا۔ کدانا۔ چاٹنا۔ چٹانا۔ بہاگنا۔ بہگانا علیٰ ہذا **فائدہ** بعضے لازم یا متعدی مصدر ایسے ہوتے ہین کہ پہر اُنکا تعدیہ نہین ہوسکتا ایسے مصدرونکو لازم یا متعدی محدود کہتے ہین جیسے آنا۔ جانا۔ بتانا۔ گہبرانا وغیرہ۔ چار حرفی پانچ حرفی مصدر اکثر اسی قسم کے ہوتے ہین جیسے مُروڑنا۔ چہوڑنا۔ کہڑکہڑانا۔ تلملانا وغیرہ مگر چار حرفی مصدر دوسرے درجہ کی متعدی ہوسکتے ہین جیسے چہوڑوانا۔ مُروڑوانا۔ وغیرہ۔ اور یاد رکہو کہ پانچ حرف سے زیادہ حرف کا مصدر نہین ہوسکتا اور پانچ حرفی مصدر مین پہلا اور تیسرا اور دوسرا اور چوتہا حرف بیشتر ایک جنس سے ہوتے ہین جیسے گدگدانا۔ پہڑپہڑانا۔ گڑگڑانا۔ بلبلانا۔ چلچلانا

وغیرہ **فائدہ** بعض مصدر کئی طرح متعدی ہو سکتے ہین جیسے سیکھنا۔ سکھانا سکھلانا بیٹھنا بٹھانا بٹھلانا وغیرہ

قاعدہ دوسرے درجہ کے متعدی بنانیکا

اسکے لئے عام قاعدہ یہہ ہے کہ علامت مصدر کے پہلے وا زیادہ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی مصدر مین دوسرا حرف حرف علت ہو تو دو حرفی مصدر مین یہہ حرف علت لام سے بدل جائیگا اور دو حرفی کے سوا گر جائیگا جیسے کٹنا کٹوانا دینا دلوانا روکنا رکوانا ہانکنا ہنکوانا پٹینا پٹوانا

مصدر معروف و مجہول

مصدر متعدی کے دو حال ہین ایک حال مین اُسے معروف اور دوسرے حال مین مجہول کہتے ہین معروف اُسوقت جبکہ فاعل معلوم ہو جیسے مارنا زید کا عمر کو۔ مجہول اُسوقت جبکہ فاعل معلوم نہو جیسے مارا جانا زید کا

مصدر مثبت و منفی

اگر مصدر کے ساتھہ حرف نفی نہو تو مثبت کہتے ہین جیسے
کہانا نہین تو منفی جیسے نکہانا

حاصل مصدر

مصدر سے جو ایک کیفیت ذہن مین آتی ہے اور بمنزل اسکے
اثر کے معلوم ہوتی ہے اسے حاصل مصدر کہتے ہین جیسے
مارنا سے مار ـ لوٹنا سے لوٹ اسمین اور مصدر مین اتنا فرق
ہے کہ مصدر سے کرنا کسی کام کا اور فعل کا وجود مین لانا سمجھا
جاتا ہے اور حاصل مصدر سے وہ کام یا فعل بغیر اس لحاظ کے
مفہوم ہوتا ہے یہہ حاصل مصدر بعد حذف کرنے علامت
مصدر کے اسمین کچھہ تغیر کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور جاننا
اس بات کا کہ فلانے مصدر سے حاصل مصدر آتا ہے یا نہین
اور کیا حاصل مصدر ہوگا یہہ امر کسی قاعدہ کے نیچے داخل نہین
صرف سماع پر موقوف ہے مگر جن جن صورتون سے حاصل مصدر

اتا ہے بیان ذیل سے اسکی تصریح ہو گی - کبھی علامت مصدر کے
حذف کے بعد حاصل مصدر بنجاتا ہے جیسے (بگاڑ سنوار لوٹ
بگاڑنا سنوارنا لوٹنا سے) کبھی بعد حذف کرنے علامت
مصدر کے کچھہ تغیر کے بعد ان علامتون مین سے کوئی علامت
مصدر کے آخر مین زیادہ کیجاتی ہے

(ؤ - ی - ئی - ن - ٹ - ہٹ - ا - وا - اپ - ت - س)

جیسے (چڑہاؤ - بچاؤ - بہاؤ - چڑہنا - بچنا - بہنا - سے) (ہنسی
سمائی - بکری - ہنسنا - سمانا - بکنا سے) (سوجن - تہکان
سیون - سوجنا - تہکنا - سینا - سے) ملاوٹ - رکاوٹ
لگاوٹ - ملنا - رکنا - لگنا سے) (بلبلاہٹ - بلبلانا سے)
جہگڑا - رگڑا - گہسا - جہگڑنا - رگڑنا - گہسنا سے) (پہلاوا -
بہلاوا پہلنا یا پہلانا بہلنا یا بہلانا سے) (ملاپ - ملنا سے
دیڑہت - لڑنت - پڑہنا - لڑنا سے) (بکواس - بکنا سے)

اب ہم اُن اسمونکا بیان کرتے ہین جو مصدر سے بنتے ہین
ایسے اسم اسم مشتق کہے جاتے ہین اور انکے برخلاف اسم جامد

اسم فاعل

اسم فاعل اُسے کہتے ہین جو اُس ذات کو بتلائے جسنے فعل صادر ہو یا اُسکی ذات مین قائم ہو۔ صادر اُس فعل کو کہتے ہین جو فاعل کے اختیار مین ہو جیسے مارنا اور قائم وہ فعل جو اسکے اختیار مین نہو جیسے مرنا۔ یہہ اسم مصدر سے اسطرح بنایا جاتا ہے کہ مصدر کے الف کو یاء مجہول سے بدلکر لفظ والا زیادہ کیا جاتا ہے جیسے کہانے والا پینے والا یہہ صیغہ واحد مذکر کا ہوا جمع مذکر مین اسکا الف یاء مجہول سے اور مؤنث مین یاء معروف سے بدلیگا کبھی لفظ ہار بھی معنے فاعلی کے لئے زیادہ کیا جاتا ہے جیسے ہون ہار مرن ہار **فائدہ** فارسی اسم فاعل بھی اردو مین مستعمل ہین۔ اُنکی دو قسمین ہین ایک **قیاسی** دوم **سماعی**

قیاسی کی نشانی نہے ہے جیسے فروشندہ چرندہ پرندہ - سماعی کی نشانیان یہہ ہین صیغہ امر کا جو اسم کے بعد مرکب ہوکر آوے لفظ گار - گر - بان - مند - ناک - گین - ور جیسے دستگیر خدمتگار - آہنگر - شتربان - دولتمند - خوفناک - غمگین - تاجور مزدور اصل مین مزدورتہا عربی اسم فاعل بہی اردو مین مستعمل ہین اونکی پہچان یہہ ہے کہ یا وزن پر فاعل کے ہون جیسے جاہل - عالم یا اول مین میم پیش والا اور آخر حرف کے پہلے زیر ہو جیسے مُنصِف مناسب وغیرہ

اسم مفعول

اسم مفعول وہ اسم ہے جو اُس ذات کو بتلاے جسپر فعل واقع ہو - صیغۂ ماضی مطلق پر لفظ ہُوا کے زیادہ کرنے سے اسم مفعول بنجاتا ہے جیسے مارا ہُوا - پڑا ہُوا - کبھی گیا زیادہ کرنے سے بہی صیغہ اسم مفعول کا بنجاتا ہے جیسے مارا گیا -

کبھی علامت مفعول کی حذف بھی کیجاتی ہے جیسے بچا۔
پسا یعنے بچا ہوا۔ پسا ہوا۔ اسم فاعل کی الف کے مانند اسم
مفعول کا الف بھی جمع اور تانیث مین یا مجہول و معروف
سے بدل جاتا ہے جیسا آگے گردان سے معلوم ہوگا **فائدہ**
فارسی اسم مفعول بھی اردو مین مستعمل ہے جیسے۔ کشتہ
فریفتہ۔ دست گردان۔ عربی اسم مفعول کی یہہ نشانی
ہے کہ یا وزن پر مفعول کے ہو جیسے مجروح۔ مشغول۔ یا اول
مین میم مضموم اور اخیر حرف کے پہلے زبر ہو جیسے مُکَرَّم
مُعَظَّم

اسم حالیہ

اسم حالیہ وہ اسم ہے جو ہیئت فاعل یا مفعول کی ظاہر کرے۔
اردو مین اکثر صیغہ اسم حالیہ کا ماضی شرطی کے وزن پر آتا ہے
جیسے زید ہنستا جاتا تہا۔ یا زید نے مومن کو ہنستے دیکہا۔ کبہی

ہوا بھی زیادہ کیا جاتا ہے جیسے زید ہنستا ہوا جاتا تھا اور صیغونکے آخر کا الف جمع مذکر مین یار مجہول سے اور مونث مین یار معروف سے تبدیل ہوگا **فائدہ** یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر اسم حالیہ فاعل فعل لازم سے تعلق رکھتا ہوگا تو آخر مین الف ہوگا جیسے زید ہنستا جاتا تھا اور اگر یہ متعدی فعل کے فاعل یا مفعول سے تعلق رکھتا ہو تو آخر مین یار مجہول ہوگی **سودا**

ع ہنستے ہنستے جو کہا مین نے کہ مین عاشق ہون + **رند** ع

دور ساغر نہ تیرے عہد مین چلتے دیکھا +

تذکیر و تانیث کا بیان

تذکیر اور تانیث جاندار ونکے حقیقی کہلاتی ہے اور بیجان کی غیر حقیقی کیونکہ جاندار ونمین نر کے مقابل مین مادہ اور مادہ کے مقابل مین نر ہوتا ہے اور بیجان مین یہہ امر صرف اعتباری ہے چنانچہ بعض اسم تو چہٹائی بڑائی کے لحاظ سے مذکر مؤنث

بولیجاتی ہین جیسے کپا - کپی - ٹوکرا - ٹوکری - پہاڑ - پہاڑی

اور اکثر اسموں مین یہہ لحاظ نہین ہوتا جیسے گہر مذکر دیوار مونث

فائدہ جانداروںمین بعض جگہ مذکر مونث کا فرق نہین ہوتا

جیسے کوّا - گدّ - ٹٹرو - الّو وغیرہ مذکر بولیجاتی ہین اور

کچہہ نر و مادہ کی تمیز نہین ہے - فاختہ - مینا - چیل وغیرہ

بغیر تمیز نر و مادہ کے مونث بولیجاتے ہین - یہہ اکثر ایسے

جانوروںمین ہوتا ہے جنکے نر اور مادہ مین تمیز مشکل ہے یا

انسان کو اونسے کم کام پڑتا ہے **قاعدہ** عام لفظی نشانی ہر

قسم کے مذکر کے لئے الف ہے اور مونث کے لئے یاء معروف

مگر بعض جگہ اسکے برعکس بہی مذکر مونث آجاتے ہین جاندارونکے

تذکیر و تانیث اونکے معنے سے پہچانی جاتی ہے یعنے جو لفظ

مذکر کے لئے ہوگا مذکر اور جو مونث کے لئے ہوگا مونث بغیر لحاظ نشانی

کے بولا جائیگا اور سوا ایک دو لفظوں کے کچہہ تبدیلی کرنے سے مذکر سے مونث

پہنچاتا ہے

قاعدہ حیوانات کی تانیث کا

حیوانات مین اکثر نشانی مونث کی یاء معروف یا نی یا نون ہے - اگر مذکر کے آخر مین الف ہوگا تانیث مین یاء معروف سے بدل جائیگا جیسے گدہا - گدہی - گھوڑا - گھوڑی - بلا - بلی - سواے چڑا - چڑیا - کتا - کتیا - بندر - بندریا کے - اور اگر آخر مین الف نہو تو لفظ مذکر کے آخر مین کوئی علامت اُن علامتون مین سے بڑہائی جائیگی جیسے کبوتر - کبوتری مرغ - مرغی - ہرن - ہرنی - انمین یاء معروف بڑہائی گئی ہے - مثالین - نی کی جیسے - سؤر - سؤرنی - مور - مورنی مثال نون کی جیسے ناگ ناگن

قاعدہ انسان کی تانیث کا

پہلا قاعدہ اسمین موافق اور حیوانات کے ہے جیسے لڑکا لڑکی

چھوکرا۔ چھوکری۔ ایساہی حال ہے جب مذکر کے آخر مین ہا،
مختفی ہو جیسے بندہ۔ بندی۔ اور بلحاظ پیشہ اور ذاتون کے یہہ
قاعدہ ہے کہ جس اسم کے آخر مین یار معروف ہو گی مؤنث
مین نون زیادہ کیا جائیگا جیسے دہوبی۔ دہوبن۔ نائی نائن
وغیرہ اور جن اسمونکی آخر مین را، موقوف یا نون موقوف
ہو وہان یار معروف بڑہائی جائیگی جیسے کنجر۔ کنجری۔
چمار۔ چماری۔ کمہار۔ کمہاری۔ پٹھان۔ پٹھانی۔ چوہان۔ چوہانی
اور بدون اسکے نی یا انی کی زیادتی ہو گی جیسے۔ ڈوم
ڈومنی۔ سید۔ سیدانی۔ شیخ۔ شیخانی۔ اور خان اور
بیگ کی مؤنث جو لفظ خانم اور بیگم ہے یہہ فارسی لفظ ہین مگر یاد
رکھنا چاہیئے کہ یہہ قاعدے اکثریہ ہین کلیہ نہین

قاعدہ بی جان کی تذکیر کا

جس اسم کے آخر مین الف یا ہا، مختفی ہو وہ مذکر بولا جاتا ہے خواہ

عربی ہو خواہ فارسی بشرطیکہ روزمرہ اردو مین آگیا ہو جیسے بوریا دریا۔ شوربا۔ انگرا۔ بندہ۔ پروانہ۔ تہانہ۔ باستثنار اُن عربی انفاظ کے جنکا مؤنث کے قاعدے مین بیان آئیگا ایسا ہے وہ تصغیر کے لفظ جنکا بیان تصغیر مین گذرا ہان دو چار لفظ مثل۔ کہٹا۔ چہالیا۔ مالا کے موئنث بولے جاتے ہین۔ جو عربی مصدر افعال کے وزن پر ہو مذکر بولا جائیگا۔ جیسا احسان۔ انعام وغیرہ

قاعدے بے جان کی تانیث کے

(۱) عام نشانی موئنث کے لئے یاءِ معروف ہے جیسے لکڑی کاٹھی وغیرہ باستثنای لفظ موتی گہی پانی کے اور دہی کے لفظ مین اختلاف ہے بعضے اس لفظ کو مذکر بولتے ہین اور بعضے موئنث (۲) عربی مصدر جنکے آخر مین الف مقصور یا ممدودہ ہو موئنث بولیجاتے ہین جیسے۔ قضا۔ رضا۔ ابتدا

انتہا۔ عطا۔ حیا۔ اور یاد رکہنا چاہیے کہ الف ممدودہ استعمال اردو مین بغیر اضافت کے مقصور بولا جاتا ہے میر اگ تہے ابتدائے عشق مین ہم * اب ہوے خاک انتہا ہے یہہ *

(۳) عربی مصدر جنکے آخر مین ت ہو مونث بولیجاتے ہین جیسے رخصت حکمت قدرت (۴) ایسا ہی عربی مصدر جو تفعیل کے وزن پر ہون جیسے۔ تقدیر۔ تحریر تقریر سوائے لفظ تعویز کے (۵) تمام حاصل مصدر فارسی جنکے آخر مین شین ہو جیسے بخشش۔ کوشش۔ سفارش اسی طرح اور حاصلمصدر فارسی کے بہی اکثر مؤنث بولیجاتے ہین جیسے نوشت خواند۔ آمد ورفت۔ نشست برخاست۔ گفتگو۔ جستجو گفتار۔ رفتار۔ آسودگی۔ افسردگی (۶) تمام حاصل مصدر اردو کے جنکے آخر مین۔ ی۔ یا ن۔ یا ٹ۔ یا ت۔ یا س ہو مؤنث بولیجاتے ہین جیسے ہنسی۔ سوجن۔ لگاوٹ

لڑنت - بکواس وغیرہ **فائدہ** مصدر تنہا مذکر استعمال مین
آتا ہے مگر جب مصدر متعدی کے ساتھہ اسکا مفعول مذکور ہو تو
بلحاظ مفعول کے اسکی تذکیر و تانیث ہوتی ہے **ظفر ع**
بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نتھی + یہان کرنا کی تانیث
بلحاظ اُسکے مفعول بات کے ہے **فائدہ** بائیس حرف مؤنث
بولیجاتے ہین ب پ ت ٹ ث ج چ ح خ
د ڈ ذ ر ڑ ز ژ ط ظ ف و ہ ی **فائدہ** جن
اسمونمین نشانی مذکر کی الف ہے جیسا اسم صفت وغیرہ تانیث والے
الف یاء معروف سے بدل جائیگا جیسے اونچا - اونچی کہانے
والا کہانے والی **فائدہ** عربی الفاظ کے ساتھہ ہائے مختفی
نشانی تانیث کی ہوتی ہے جیسے زوجہ - ملکہ - مزروعہ +

وحدت و جمع

اردو مین تمیز کمیت کے دو ہین - واحد - اور جمع - واحد سے

جمع بنانیکے قاعدے اسطرح ضبط مین آتے ہین - کہ اسم
دو طرحکا ہوتا ہے مذکر یا مؤنث - مذکر بہی دو حال سے خالی
نہین ہوسکتا - علامت تذکیر (یعنے الف یا ہ) اُسکے آخر مین
ہوگی یا نہوگی - ایسا ہی مؤنث کے آخر مین علامت تانیث
یعنے یاء معروف ہوگی یا نہوگی عام قاعدہ کیسا ہی اسم
ہو خواہ مذکر خواہ مؤنث علامتِ تذکیر و تانیث ہو یا نہو درحالیکہ
حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ جمع مین آوین تو نشانی جمع کی واو
مجہول و نون غنہ ہوگی اور اگر اسم کے آخر مین الف یا ہ
ہونگے تو حذف ہو جائینگے جیسے لڑکون نے بندون نے
برتنون مین - لڑکیون سے قلمون سے اور حالت ندا مین صرف
واو مجہول جمع کی علامت ہوگی اور الف اور ہ حذف ہو جائینگے
جیسے اے لڑکو - اے بندو - اے لڑکیو - لیکن جسوقت
حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ جمع کے ساتھہ نہون تو اِسصورت مین قواعد

ذیل مین **قاعدہ مذکر کی جمع کا** جس اسم کے آخر مین
الف یا ہ ہو اوسکی جمع کی علامت یاے مجہول ہوگی اور الف
اور ہ یاے مجہول سے بدلجائینگے جیسے لڑکے آئے
بندے گئے اور اگر الف یا ہ مذکر کے آخر مین نہو تو لفظ
مفرد اور جمع مین یکسان بولا جائیگا جیسے پتھر آیا پتھر آئے
قاعدہ مؤنث کے جمع کا جس اسم کے آخر مین علامتِ
تانیث یعنے یاے معروف ہو تو اُسکے لئے جمع کی نشانی الف و نون غنہ
ہوگی جیسے لڑکی ۔ لڑکیان اور جو یہہ علامت نہو تو یاے مجہول و
نون غنہ ہوگی جیسے قلم ۔ قلمین اور اگر کسی اسم مونث کے آخر
مین واو یا الف ہوگا تو ایک ہمزہ بہی پہلے اس علامت کے
بڑہا وینگے جیسے بو ۔ بوئین ۔ بلا ۔ بلائین یہہ حال اسم ذات
کا ہے اور اسم صفت اور اسم فاعل وغیرہ کی جمع مونث دو طرح سے
آتی ہے ایک مثل پہلی جمع مونث کے دوسرے یاے معروف و نون غنہ

کے ساتھہ جیسے اونچی - اونچیان - اونچین - لڑنے والی - لڑنے والیان

گردان ذیل سے ہر ایک جمع کی بخوبی توضیح ہوگی

لڑنے والین

گردان اسم کی

جنس	واحد	جمع
مذکر اسم ذات	لڑکا - لوگ	لڑکون - لڑکے - لوگون - لوگ
مونث اسم ذات	لڑکی - میز	لڑکیون - لڑکیان - میزون میزین
صفتِ مشبہ	اچھا - اچھی	اچھون - اچھے - اچھیون - اچھیان - اچھین
اسمِ فاعل	لڑنے والا لڑنے والی	لڑنے والون - لڑنے والے - لڑنے والیون لڑنے والیان - لڑنے والین
اسمِ مفعول	گیا ہوا - گئی ہوئی	گئے ہوؤن - گئے ہوے - گئی ہوئیون - گئی ہوئیان گئی ہوئین
اسمِ حالیہ	ہنستا ہوا ہنستے ہوئی	ہنستے ہوئے ہنستے ہوئین ہنستی ہوئیان

قاعدہ کبھی جمع کی جمع کیجاتی ہے اسے جمع الجمع کہتے ہین جیسے

فائدہ
انبیاؤن - اولیاؤن بطور فارسی بھی جمع اردو مین مستعمل ہے
جیسے ہزارہا - سالہا کروڑہا عربی جمعین بھی اردو مین بہت آتی
ہین جیسے عالِم - عُلَمَا - شریف - اَشراف - فعل - اَفعال
نبی - انبیا - مخالف - مخالفین - مشاہدہ - مشاہدات - معاملہ
معاملات - اخیر کی جمع اردو فارسی الفاظ کی بھی بنا لی جاتی ہے
جب کہ اُس اسم کے آخر مین ہاء مختفی ہو - جیسے نوشتہ
نوشتجات - مگر فصحا اسکو استعمال اردو مین غیر فصیح سمجھتے ہین

فائدہ
کبھی مفرد اسم جمع کے معنے مین ہوتا ہے جیسے بھیڑ فوج
گروہ ایسے اسم کو اسم جمع کہتے ہین

اسم کی تبدیلی کا بیان

جس اسم کے آخر مین - الف یا ہائے مختفی ہو جب اُسکے آخر مین
حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ آوین تو الف اور ہ یاء مجہول سے
بدل جائینگے الف تلفظ اور کتابت مین دونون طرح اور
ہ صرف تلفظ مین جیسے لڑکے سے - بندہ سے - اچھے سے

کہنے سے - عربی مصدر کہ اونکے آخر مین الف ہو یا ہ تانیث کی آخر اسم مین ہو وہ اس قاعدہ سے مستثنی مین جیسے قضا - دعا - علکہ معشوقہ وغیرہ

علامت تنکیر

کوئی اور کچھہ یہہ دو لفظ نکرہ کے ساتھہ آتے ہین اور نکرہ کے عمومیت پر دلالت کرتے ہین ۔ کوئی عام ہے ذوی العقول اور غیر ذوی العقول مین ہر جگہ اوسکا استعمال آتا ہے جیسا کوئی آدمی - کوئی لکڑی - کوئی کلام - اور کچھہ خاص ہے غیر ذوی العقول کے ساتھہ کہین کہین آتا ہے جیسے کچھہ کام - کچھہ مطلب اور جسوقت اسکے بعد حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ آوین تو انکی تبدیلی لفظ کسی کے ساتھہ ہو جاتی ہے جیسے کسی آدمی کو بلاو - کسی مطلب کے فوت ہونیکا افسوس نکرو

فعل کی بحث

فعل کی تعریف پہلے گذر چکی ہے اسلئے نوعین یہہ ہین اول ماضی جسکے ساتھ قسمین

ہین اول ماضی مطلق جیسے مطلق گذرا ہوا زمانہ بغیر کسی قید کے سمجھا جاوے جیسے آیا دوسرے ماضی قریب جس سے قریب کا گذرا ہوا زمانہ سمجھا جاوے جیسے آیا ہے تیسرے ماضی بعید جس سے زیادہ گذرا ہوا زمانہ سمجھا جاوے جیسے آیا تھا۔ چوتھے ماضی استمراری جس سے فعل کی تکرار زمانہ گذشتہ میں مفہوم ہو جیسے آتا تھا۔ پانچوین ماضی احتمالی جسے احتمال فعل کا زمانہ گذشتہ مین سمجھا جاوے جیسے آیا ہوگا چھٹی ماضی تمنائی یا ماضی شرطی جسکے پہلے کلمہ تمنا یا شرط کا ہو جیسے کاش آتا یا اگر آتا۔ **دوسرے مضارع** جس سے زمانہ حال اور آیندہ دونو سمجھے جاوین جیسے آوے اب یا آیندہ تیسرے حال جس سے وقوع فعل کا زمانہ حال مین سمجھا جاوے جیسے آتا ہے **چوتھی مستقبل** جسے وقوع ہونا فعل کا زمانہ آئندہ مین سمجھا جاوے جیسے آویگا **پانچوین امر** جسے فعل کی طلب یا اجازت پائی جائے جیسے اٹھ۔ جا **چھٹے نہی** جس سے فعل کے نکرنے کی خواہش مفہوم ہو جیسے مت آ **فائدہ** فعل مصدر سے بنتا ہے اسلئے جتنی قسمین

مصدر کی شکل لازمی۔ متعدی۔ معروف۔ مجہول۔ مثبت۔ منفی
کے پہلے گذرین فعل کی بہی ویسی ہی قسمین ہونگی۔ اب ہم فعل
کی قسمونکا مفصل حال بیان کرتے ہین

ماضی مطلق

ماضی مطلق مصدر سے اس طرح بنتا ہے کہ بعد دور کرنے علامت مصدر
کے اگر الف یا واو رہے تو **یا** زیادہ کیا جاتا ہے ورنہ **آ** جیسے
کہانا سے کہایا۔ بونا سے بویا۔ پہلی مثال مین جب مصدر کی
نشانی دور کی تو کہا باقی رہا دوسرے مین بو اسلئے یا زیادہ
کیا گیا مثال الف کی جیسے ڈرنا سے ڈرا۔ پہرنا سے پہرا۔
دو تین لفظ خلاف قاعدہ مین جیسے جانا سے گیا۔ ہونا سے
ہوا۔ کرنا سے کیا۔ مرنا سے مُوا۔ اگرچہ مرا بھی درست ہے
مگر اول فصیح ہے۔ چار صیغے اسکے بنائے جاتے ہین **ایک** واحد
مذکر کے لئے جسکے ترکیب ذکر کی **دوسرا** جمع مذکر کے لئے اور جسکے

لئے یہہ قاعدہ ہے کہ اگر واحد مین الف بڑہایا ہے تو اسکو یاء

مجہول سے بدل لو جیسے ڈرا۔ ڈرے اور اگر یا زیادہ کیا ہے

تو ے کو ہمزہ سے اور الف کو یاء مجہول سے بدلو جیسے آیا آئے

تیسرا واحد مونث کے لئے اُسکا یہہ قاعدہ ہے کہ پہلی صورت

مین الف کو یاء معروف سے بدلو جیسے ڈرا ڈری اور دوسری

صورت مین ے کو ہمزہ سے اور الف کو یاء معروف سے جیسا

آیا آئی **چوتہا** جمع مونث کے لئے اوسکے لئے یہہ قاعدہ ہے

کہ واحد مونث کے آخر مین نون غنہ یا الف و نون غنہ بڑہاؤ

جیسے ڈرین ڈریان۔ آئین۔ آئیان۔ اب سمجہنا چاہیئے کہ فاعل

تین حال سے خالی نہین ہوسکتا یا غائب ہوگا یا حاضر یا متکلم

اس لئے فاعل کی ضمیر و نکے ملنے سے ان چار صیغون سے بارہ

صیغو نکا فائدہ حاصل ہوگا جیسا گردان سے ظاہر ہے

ماضی مطلق کی گردان

مذکر یا مونث	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
مذکر	وہ آیا	وہ آئے	تو آیا	تم آئے	مین آیا	ہم آئے
مونث	وہ آئی	وہ آئین	تو آئی	تم آئین	مین آئی	ہم آئین

ماضی قریب کی گردان

مذکر یا مونث	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
مذکر	وہ آیا ہے	وہ آئے ہین	تو آیا ہے	تم آئے ہو	مین آیا ہون	ہم آئے ہین
مونث	وہ آئی ہے	وہ آئی ہین	تو آئی ہے	تم آئی ہو	مین آئی ہون	ہم آئی ہین

قاعدہ ماضی قریب ماضی مطلق سے اسطرح بنتا ہے کہ صیغہ واحد حاضر پر لفظ ہے اور واحد متکلم پر لفظ ہون اور جمع غائب اور جمع متکلم پر لفظ ہین اور جمع مخاطب پر لفظ ہو زیادہ کرو اور یاد رکھو کہ مونثون مین صیغہ ماضی کا مفرد رہتا ہے

ماضی بعید کی گردان

مذکر یا مؤنث	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
مذکر	وہ آیا تھا	وہ آئے تھے	تو آیا تھا	تم آئے تھے	مین آیا تھا	ہم آئے تھے
مؤنث	وہ آئی تھی	وہ آئی تھین	تو آئی تھی	تم آئی تھین	مین آئی تھی	ہم آئی تھین

قاعدہ ماضی بعید ماضی مطلق سے اسطرح بنتا ہے کہ واحد مذکر پر لفظ **تھا** اور جمع مذکر پر لفظ **تھے** اور واحد مؤنث پر لفظ **تھی** اور جمع مؤنث پر لفظ **تھین** بڑھا دو اور ماضی مؤنثون مین واحد ہی رہے گا

ماضی استمراری کی گردان

مذکر یا مؤنث	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
مذکر	وہ آتا تھا	وہ آتے تھے	تو آتا تھا	تم آتے تھے	مین آتا تھا	ہم آتے تھے
مؤنث	وہ آتی تھی	وہی آتی تھین	تو آتی تھی	تم آتی تھین	مین آتی تھی	ہم آتی تھین

قاعدہ

علامت مصدر کی دور کرکے لفظ تا تہا زیادہ کرو اور جس طرح واحد اور جمع اور تذکیر و تانیث مین ماضی مطلق کے الف کے تبدیلیان کی تھین اسیطرح تا تہا کے الفو نکے کرو

ماضی احتمالی یا شکیہ کی گردان

مذکر یا مؤنث	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
مذکر	وہ آیا ہوگا	وہ آئے ہونگے	تو آیا ہوگا	تم آئے ہوگے	مین آیا ہونگا	ہم آئے ہونگے
مؤنث	وہ آئی ہوگی	وہ آئی ہونگی	تو آئی ہوگی	تم آئی ہوگی	مین آئی ہونگی	ہم آئی ہونگی

قاعدہ

ماضی احتمالی ماضی مطلق سے اسطرح بنتا ہے کہ واحد مذکر غائب و مخاطب پر لفظ **ہوگا** بواو مجہول زیادہ لیا جاتا ہے اور واحد مذکر متکلم پر لفظ **ہونگا** بواو معروف اور جمع غائب اور جمع متکلم مذکر پر لفظ **ہونگے** بواو و یار مجہول اور جمع مخاطب مذکر پر **ہوگے** بواو و یار مجہول اور واحد مؤنث غائب و حاضر پر لفظ ہوگی بواو مجہول و یار معروف اور واحد متکلم مؤنث پر لفظ **ہونگی** بواو مجہول و یار معروف اور جمع غائب اور جمع متکلم مؤنث پر

نفظ ہونگی بواو مجہول ویا، معروف زیادہ کرو

ماضی تمنائی یا ماضی شرطی کی گردان

مذکر یا مونث	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
مذکر	وہ آتا	وہ آتے	تو آتا	تم آتے	مین آتا	ہم آتے
مونث	وہ آتی	وہ آتین	تو آتی	تم آتین	مین آتی	ہم آتین

قاعدہ علامت مصدر کی دور کرکے تا زیادہ کردو اور تبدیلی تا کی الف کی تانیث اور جمع مین اوسی طرح ہوگی جسطرح ماضی مطلق کے الف کی ہوتی ہے

فعل مضارع کی گردان

مذکر یا مونث	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
مذکر	وہ کرے	وہ کرین	تو کرے	تم کرو	مین کرون	ہم کرین
مونث	وہ کرے	وہ کرین	تو کرے	تم کرو	مین کرون	ہم کرین

قاعدہ علامت مصدر کی حذف کرکے اخیر حرف کو دیکھو اگر الف یا واو یا یاء مجہول ہو تو واو مع یاء مجہول آخر مین بڑہا دو جیسے آنا سے آوے سونا سے سووے۔ دینا سے دیوے اور اگر ان حرفون مین سے کوی حرف نہو تو صرف یاء مجہول بڑہائی جائے گی جیسے کرنا سے کرے اور اس واو کا ہمزہ سے بدل کرنا درست ہے جیسے آئے سوئے کہائے یہہ صیغہ واحد غائب و حاضر کا بنا اسکے جمع مین نون غنہ بڑہاو۔ اور نشانی واحد متکلم کی واو معروف و نون غنہ ہے پس اگر بعد حذف کرنے علامت

مصدر کے حرف صحیح رہے تو اُس پر ضمہ دیکر یہہ نشانی بڑہائی جائیگی جیسے کرنا سے کرو - اور جو الف یا واو باقی رہے تو ایک ہمزہ بہی زیادہ کیا جائیگا جیسا آنا سے آؤن - سونا سے سوؤن اور جو یاے مجہول رہے تو حذف ہو جائے گی جیسے دینا سے دُوؤن اور جمع مخاطب مین بعد حذف کرنے علامت مصدر کے واو مجہول تنہا یا مع ہمزہ زیادہ کرو جیسے کرو سوؤ - لاؤ

فعل حال کی گردان

مذکر یا موئنث	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
مذکر	وہ آتا ہے	وہ آتے ہین	تو آتا ہی	تم آتے ہو	مین آتا ہون	ہم آتے ہین
موئنث	وہ آتی ہے	وہ آتی ہین	تو آتی ہی	تم آتی ہو	مین آتی ہون	ہم آتی ہین

قاعدہ علامت مصدر کی حذف کرکے تا بڑھا دو اور جمع مذکر مین الف تا کا یاء مجہول سے اور مؤنثون مین یاء معروف سے بدل جائیگا اور اس علامت کے ساتھہ واحد متکلم مین ہون اور باقی واحدونمین ہے اور جمع مخاطب مین ہو اور باقی جمعون مین ہین زیادہ کرو

فعل مستقبل کی گردان

مذکر یا مؤنث	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
مذکر	وہ آویگا	وہ آوینگی	تو آویگا	تم آؤگے	مین آونگا	ہم آئینگے
مؤنث	وہ آویگی	وہ آوینگی	تو آویگی	تم آؤگے	مین آونگی	ہم آئینگی

قاعدہ مضارع پر گا زیادہ کیا جاتا ہے اور الف گا کا جمع مذکرونمین یاء مجہول سے اور مؤنثون مین یاء معروف سے بدل

جاتاہے۔ **فائدہ** کبھی مصدر کے الف کو یاء مجہول سے بدلکر کا واحد مذکر کے لئے اور ے کے بیاء مجہول جمع مذکر کے لئے اور ی کو بیاء معروف مؤنث کے لئے اور کین بنون غنہ جمع مؤنثون کے لئے بڑھاتے ہین اور نفی کی تاکید مین یہہ مستقبل استعمال نیز آتاہے۔ جیسے نہین آنیکا۔ نہین آنیکی وغیرہ

امر کی گردان

مذکر یا مؤنث	صیغہ واحد حاضر	صیغہ جمع حاضر	صیغہ واحد غائب	صیغہ جمع غائب	صیغہ واحد متکلم	صیغہ جمع متکلم
مذکر	تو آ	تم آؤ	وہ آوے یا آے	وہ آوین یا آئین	مین آؤن	ہم آوین یا آئین
مؤنث	تو آ	تم آؤ	وہ آوے یا آے	وہ آوین یا آئین	مین آؤن	ہم آوین یا آئین

قاعدہ علامت مصدر کے حذف کرنے سے صیغہ واحد امر حاضر کا اور اسپر واو مجہول زیادہ کرنے سے صیغہ جمع کا بنجاتاہے اور جہاز

علامت مضارع مین واو آوے امر کی جمع مین وہان ہمزہ
زیادہ کیا جاتا ہے - باقی صیغے امر کے بعینہ صیغے مضارع کے
ہین اور اُنکو امر غائب کہتے ہین **فائدہ** کبھی امر کے آخر مین
یا مضموم و واو مجہول زیادہ کر دیتے ہین جیسے ڈریو بچیو
کبھی مصدر بھی فائدہ امر کا دیتا ہے جیسے یہہ بات یاد رکھنا
اُنسے کہدینا - یہہ صورتین امر کی اُسوقت ہوتی ہین جسوقت
امر مین تاکید یا معنے مستقبل کے ملحوظ ہون - مقام تعظیم مین
لفظ یے کا زیادہ کیا جاتا ہے جیسے چلئے بیٹھیے - ایسا ہی
جمع امر غائب کا صیغہ مقام ادب مین بولتے ہین جیسے آپ
آئین - آپ چلین **امر دوامی** ماضی شرطی پر رہ وغیرہ
بڑھانے سے امر دوامی بنجاتا ہے جیسے جیتا رہ - جیتا رہے
ایسا امر مقام دعا مین و تمنا مین بولا جاتا ہے

نہی

امر حاضر کے صیغوں پر مت یا **نون** نفی زیادہ کرنے سے صیغے نہی حاضر کے بنتے ہین جیسے مت کہا۔ مت کہاؤ۔ نکہا۔ نکہاؤ اور جب معنے مستقبل کے ملحوظ ہون تو مصدر پر مت یا نون نفی کا زیادہ کرتے ہین جیسے مت کرنا۔ نکرنا باقی صورتین نہی کے امر کیطرح ہین

خواص متعدی فعل کے

جو مصدر متعدی ہوتے ہین اونکے ماضی مطلق۔ اور ماضی قریب اور ماضی بعید اور ماضی احتمالی مین فاعل کے ساتھہ نے ہمیشہ زیادہ کیا جاتا ہے سوا ے دو چار مصدرون لانا۔ لیجانا۔ بولنا وغیرہ کے جیسے مینے کہا یا۔ مینے کہایا ہے۔ مینے کہایا تہا۔ مینے کہایا ہوگا **قاعدہ** سب فعلون کی تذکیر وتانیث ووحدت وجمع بلحاظ فاعل کے ہوتے ہے

سوائے ان چار فعلونکے کہ لازم ہونیکے حالت مین بلحاظ فاعل کے اور متعدی ہونیکی حالت مین بلحاظ مفعول کے ہوتی ہے جیسے کہانا کہایا۔ روٹی کہائی۔ کہانے کہائے۔ روٹیان کہائیں متعدی بیک مفعول مین بلحاظ پہلے مفعول کے اور متعدی بدو مفعول مین بلحاظ دوسرے مفعول کے اور متعدی بسہ مفعول مین بلحاظ تیسرے مفعول کے یہہ تذکیر و تانیث و وحدت وجمع ہوتی ہے جیسے۔ روٹی کہائی۔ لکڑی ماری۔ ڈنڈا مارا روپیہ دلوایا۔ اشرفی دلوائی۔ مگر جسوقت علامت مفعول کی مذکور یا مفعول محذوف ہو تو فعل ہمیشہ واحد اور مذکر آتا ہے جیسے کہانے کو کہایا۔ لکڑی سے مارا زیدنے مارا

عام قاعدہ مجہول بنانے کا

فعل مجہول متعدی فعل سے آتا ہے۔ مصدر متعدی کے ماضی مطلق

پر مصدر **جانا** زیادہ کرنے سے مصدر مجہول نبتا ہے جیسے مارنا سے
مارا جانا پس عام قاعدہ یہاں سے یہہ نکلا کہ جب معروف کو مجہول بنانا
ہوئے اُسکے مصدر سے صیغہ ماضی مطلق کا بنالو اور مصدر جانا سے وہی
فعل بناکر اس ماضی مطلق پر بڑہا دو اور دونوں کی گردان موافق
قواعد گذشتہ کے کرجاؤ فعل مجہول نبجائیگا

گردانین مجہول فعلون کی

نام فعل	واحد مذکر غائب	جمع مذکر غائب	واحد مؤنث غائب	جمع مؤنث غائب	واحد مذکر حاضر
ماضی مطلق	وہ ڈرایا گیا	وہ ڈرائے گئے	وہ ڈرائی گئی	وہ ڈرائی گئین	تو ڈرایا گیا
ماضی قریب	وہ ڈرایا گیا ہے	وہ ڈرائے گئے ہین	وہ ڈرائی گئی ہے	وہ ڈرائی گئی ہین	تو ڈرایا گیا ہے
ماضی بعید	وہ ڈرایا گیا تھا	وہ ڈرائے گئے تھے	وہ ڈرائی گئی تھی	وہ ڈرائی گئی تھین	تو ڈرایا گیا تھا
ماضی استمراری	وہ ڈرایا جاتا تھا	وہ ڈرائے جاتے تھے	وہ ڈرائی جاتی تھی	وہ ڈرائی جاتی تھین	تو ڈرایا جاتا تھا
ماضی احتمالی	وہ ڈرایا جاتا ہوگا	وہ ڈرائے جاتے ہونگے	وہ ڈرائی جاتی ہوگی	وہ ڈرائی جاتی ہونگی	تو ڈرایا جاتا ہوگا
ماضی تمنائی یا شرطی	وہ ڈرایا جاتا	وہ ڈرائے جاتے	وہ ڈرائی جاتی	وہ ڈرائی جاتین	تو ڈرایا جاتا
مضارع	وہ ڈرایا جاوے	وہ ڈرائے جاوین	وہ ڈرائی جاوے	وہ ڈرائی جاوین	تو ڈرایا جاوے
فعل حال	وہ ڈرایا جاتا ہے	وہ ڈرائے جاتے ہین	وہ ڈرائی جاتی ہے	وہ ڈرائی جاتی ہین	تو ڈرایا جاتا ہے
مستقبل	وہ ڈرایا جاویگا	وہ ڈرائے جاوینگے	وہ ڈرائی جاویگی	وہ ڈرائی جاوینگی	تو ڈرایا جاویگا
امر	مثل مضارع	م ع	م ع	م ع	تو ڈرایا جا
نہی	نہ ڈرایا جاوے	〃	〃	〃	مت ڈرایا جا

گردانین مجہول فعلون کی

جمع مذکر حاضر	واحد مؤنث حاضر	جمع مؤنث حاضر	واحد مذکر متکلم	جمع مذکر متکلم	واحد مؤنث متکلم	جمع مؤنث متکلم
تم ڈرائے گئے	تو ڈرائی گئی	تم ڈرائی گئین	مین ڈرایا گیا	ہم ڈرائے گئے	مین ڈرائی گئی	ہم ڈرائی گئین
تم ڈرائے گئے ہو	تو ڈرائی گئی ہے	تم ڈرائی گئی ہو	مین ڈرایا گیا ہون	ہم ڈرائے گئے ہین	مین ڈرائی گئی ہون	ہم ڈرائی گئی ہین
تم ڈرائے گئے تھے	تو ڈرائی گئی تھی	تم ڈرائی گئی تھین	مین ڈرایا گیا تھا	ہم ڈرائے گئے تھے	مین ڈرائی گئی تھی	ہم ڈرائی گئی تھین
تم ڈرائے جاتے تھے	تو ڈرائی جاتی تھی	تم ڈرائی جاتی تھین	مین ڈرایا جاتا تھا	ہم ڈرائے جاتے تھے	مین ڈرائی جاتی تھی	ہم ڈرائی جاتی تھین
تم ڈرائے جاتے ہوگے	تو ڈرائی جاتی ہوگی	تم ڈرائی جاتی ہوگی	مین ڈرایا جاتا ہونگا	ہم ڈرائے جاتے ہونگے	مین ڈرائی جاتی ہونگی	ہم ڈرائی جاتی ہونگی
تم ڈرائے جاتے	تو ڈرائی جاتی	تم ڈرائی جاتین	مین ڈرایا جاتا	ہم ڈرائے جاتے	مین ڈرائی جاتی	ہم ڈرائی جاتین
تم ڈرائے جاؤ	تو ڈرائی جاوے	تم ڈرائی جاؤ	مین ڈرایا جاؤن	ہم ڈرائے جاوین	مین ڈرائی جاؤن	ہم ڈرائی جاوین
تم ڈرائے جاتے ہو	تو ڈرائی جاتی ہے	تم ڈرائی جاتی ہو	مین ڈرایا جاتا ہون	ہم ڈرائے جاتے ہین	مین ڈرائی جاتی ہون	ہم ڈرائی جاتی ہین
تم ڈرائے جاؤگے	تو ڈرائی جاویگی	تم ڈرائی جاؤگی	مین ڈرایا جاونگا	ہم ڈرائے جاوینگے	مین ڈرائی جاونگی	ہم ڈرائی جاوینگی
تم ڈرائے جاؤ	تو ڈرائی جا	تم ڈرائی جاؤ	م ع	م ع	م ع	م ع
مت ڈرائے جاؤ	مت ڈرائی جا	مت ڈرائی جاؤ	״	״	״	״

فعلِ معطوف

فعل معطوف مین دو فعل ہوتے ہین ان دو فعلونکے درمیان کر
یا کے آتا ہے پہلا فعل معطوف علیہ اور دوسرا فعل معطوف کہلاتا ہے
اور پہلا فعل دوسرے فعل کے تابع ہوتا ہے یعنے اگر دوسرا فعل ماضی
یا مضارع وغیرہ ہوگا تو پہلا فعل بھی وہی معنے دیگا جیسے کہا کر گیا
کہا کر جاتا ہے۔ کہا کر جائیگا۔ علے ہذا

حرف کی بحث

حرف کی تعریف پہلے گذر گئی ہے اب ہم اسکی قسمین مفصل بیان کرتے ہین

حروفِ جر

حروفِ جر وہ حرف ہین جو اسم کو فعل یا مشابہ فعل سے ربط دیتے ہین
اور مشابہ فعل سے اسم فاعل یا اسم مفعول یا صفت مشبہ مراد ہے وہ حرف یہہ ہین

تک۔ تلک۔ اوپر۔ پر۔ پہ۔ بیچ۔ ساتھہ **سے** ابتدا کے لئے آتا
ہے زمانی ہو جیسے صبح سے منتظر ہون۔ خواہ مکانی جیسے گھر سے
بازار تک گیا کبھی بیان کے لئے آتا ہے جیسے اسکو کیا کمی ہے پیسے سے
کپڑے سے کہانے سے پینے سے۔ کبھی بعضیت کا فائدہ دیتا ہے
جیسے وہ قوم ہنود سے ہے یعنے ہندوئین سے ایک وہ بہی ہے
کبھی سببت کے لیے آتا ہے جیسے غُل سے کان پہٹے جاتے ہین یعنے
غل کے سبب کبھی مدد کے معنے مین آتا ہے جیسے دو توپون سے قلعہ
لے لیا یعنے دو توپون کی مدد سے۔ کبھی بجاے علامت مفعول کے
آتا ہے جیسے اُسسے کہو یعنے اُسکو۔ کبھی ساتہہ کے معنے مین آتا ہے
جیسے روٹی سالن سے کہائی یعنے سالن کے ساتہہ۔ کبھی دوری
کے معنے مین جیسے یہہ چیز ہاتہہ سے پہینک دو۔ کبھی نسبت کے لئے
جیسے یہہ چیز اُسسے اچھی ہے **پر** بلندی کے معنے مین آتا ہے خواہ
حقیقی ہو جیسے وہ چہت پر ہے۔ خواہ مجازی جیسے مجھ پر قرض ہے

پہ مخفف پر کا ہے ر حذف کی گئی اور اظہار حرکت کے لئے ہاء مختفی آخر مین بڑہادی کیونکہ دو حرف سے کم کوئی کلمہ نہین ہے مگر پہ کا استعمال نظم مین زیادہ ہے **اوپر** بہی اسے معنے مین آتا ہے مگر وہ اسم ہے حرف نہین ہے اور بغیر اضافت کے نہین آتا جیسے چہت کے اوپر - کوٹھے کے اوپر **مین** ظرفیت کا فائدہ دیتا ہے جیسے کوئی مکان مین ہے **اندر - بیچ - درمیان** - یہہ حرف نہین ہین اسم ظرف ہین بغیر اضافت کے یہہ بہی مستعمل نہین ہوتے جیسے گہر کے اندر - گہر کے بیچ - گہر کے درمیان اور جب وسط حقیقی مراد ہو تو بیچون بیچ کہتے ہین **ساتہہ** معیت کا فائدہ دیتا ہے مگر یہہ بہی اسم ہے

اضافت کے حرف

حرف اضافت کے وہ حرف ہین جو ایک اسم کا لگاؤ دوسرے اسم کے ساتہہ ظاہر کرتے ہین - اضافت مین تین چیزین لازم ہین ایک **مضاف**

جسکو کسی اسم کیطرف لگا یا ہو دوسرے **مضاف الیہ** جس کیطرف کوئی اسم لگائین - تیسرے **حرف اضافت** جتنے اِن دو اسمو نکا آپس کا لگاو معلوم جیسے زید کا غلام یہان زید مضاف الیہ ہے اور غلام مضاف اور کا حرف اضافت کا - اضافت کے تین حرف ہین - واحد مذکر کے لئے **کا** جمع مذکر کے لئے **کے** - بیاء مجہول مؤنث کے لئے خواہ واحد ہو خواہ جمع **کی** بیاء معروف اور تذکیر و تانیث و وحدت و جمع ان حرفونکی بلحاظ مضاف کے ہوتے ہے - جیسا زید کا کپڑا - زید کے کپڑے - زید کی گٹھڑی - زید کی گٹھڑیان اور بدل اسکے بعضے حالتوںین **را - رے - ری - نا - نے - نی** ہوتے ہین جیسے میرا - میرے - میری - اپنا - اپنے - اپنی - جیسا ضمیر کے بیان میں گذرا

حرف ندا کے

حرف ندا کے وہ ہین جنسے پکارا جاتا ہے **یا - اے - ارے**

ابے ۔ او ۔ ارے او ۔ ابی او ۔ اجی ۔ ہوت الف ندا کا جسکا استعمال بیشتر نظم مین ہے ۔ جسے پکارین اُسے منادی کہتے ہین ۔ سب حرف منادے کے اول مین آتے ہین مگر اخیر کے دو حرف کہ وہ آخر مین آیا کرتے ہین ۔ تیسرے حرف سے پانچوین حرف تک مقام تحقیر مین آتے ہین مگر او اور ارے کبھی پیار کی جگہہ بھی آجاتے ہین ۔ اور بیشتر یہہ حرف صفت کے ساتھہ بولے جاتے ہین جیسا او ظالم او بیرحم ہوت ندا کے لئے لفظ میان کے ساتھہ آتا ہے جیسے میان ہوت **فائدہ** جس اسم کے آخر الف یا ہ ہو جب اُسکے پہلے ندا کے حرف آوین تو الف اور ہ یاء مجہول سے بدل جائینگے تلفظ مین بھی اور کتابت مین بھی جیسے اے لڑکے ۔ اے بندے

حرف تاسف اور انبساط کے

حرف تاسف کے وہ حرف کہلاتے ہین جو درد یا تاسف کے مقام مین بولے

جاتے ہین جیسے **ہائے - ہائے ہائے - اہی ہے ہے ہے ہے** وغیرہ اور حرف انبساط کے اُن حرفونکو کہتے ہین جو افراط لذت یا خوشی یا تعجب مین زبان پر اجاتے ہین جیسے **اہا ہا - اہو ہو واہ واہ** وغیرہ یہہ حرف کلام کے اول مین آتے ہین جیسے ہاے کیا کرون - اسے ہے یہہ کیا ہُوا **ظفر** ظفر مین کیا کہون عالم طبیعت کی روانی کا ✤ ہے ایک اُمڈا ہُوا دریا اہا ہا اُہو ہو ہو ہو

حرف شرط اور جزا کے

اگر **جو - جب** شرط کے لئے آتے ہین اگر اور جو مین زمانہ کا لحاظ نہین ہوتا اور جب مین زمانہ کا بھی لحاظ ہوتا ہے تو جزا کے ساتھہ آتا ہے جیسے اگر تم کہو تو مین جاؤن جو نہین سیتے تو جواب دو - جب تم نہ آئے تو یہہ ہُوا

حرف عطف و استثنا کے

حرف عطف کے وہ حرف ہین جو اپنے مابعد کو اپنے ماقبل سے متصل

یا منفصل کرتے ہین یہہ حرف بلحاظ اپنی ذاتی معنون کے تین نوعو نین منقسم ہین - اول حرف وصل کے دوسرے حرف تردید کے - تیسرے حرف استثنار کے - حرف وصل اور تردید کے **حروف عطف** کے نام سے موسوم ہوتے ہین اور انکی ماقبل کو **معطوف علیہ** اور مابعد کو **معطوف** کہتے ہین و حرف استثنا کے **حروف استثنار** کے نام سے اور انکے ماقبل کو **مستثنی منہ** اور مابعد کو **مستثنیٰ** کہتے ہین حرف وصل کے یہہ ہین - اور - و - پہر - بلکہ **منہ اور** اور و مطلق دو چیزونکے اجتماع کے لئے آتے ہین مگر **پہر** ترتیب کو بہی چاہتا ہے جیسے اگر کہین زید اور عمر آئے یا زید و عمر آئے تو اسسے تقدیم یا تاخیر کسی کے آنے کی نہین سمجہی جاتی اور جب کہین زید آیا پہر عمر تو یہہ سمجہا جائیگا کہ پہلے زید آیا پہر عمر - یہان زید معطوف علیہ ہے اور عمر معطوف **بلکہ** کبہی ترقی کو چاہتا ہے جیسے زید نے عمر کو مارا ہے نہین

بلکہ گالیان بہی دین - کبہی اعتراض کو جیسے زید نہین آیا بلکہ
عمر - بہی معطوف اور معطوف علیہ مین مکرر آتا ہے جیسے یہہ بہی
لو وہ بہی لو - نہ نفی کے لئے آتا ہے اور مکرر آتا ہے جیسے نہ زید
آیا نہ عمر حرف تردید کے یہہ ہین - **یا - یاتو - خواہ - چاہو** - پہلے
دو حرف یا مقام شک مین آتے ہین جیسے یا زید نے کیا ہے
یا عمر نے یا دو مین سے ایک شے کے تعین کے لئے جیسے یہہ
لو یا یہہ لو - خواہ - چاہو - مساوات کا فائدہ دیتے ہین جیسے
چاہو یہہ لو چاہو یہہ - حرف استثنا کی (۱) **سوا - ماسوا**
ورا - ماورا - بجز (۲) **بدیہہ - مگر - لیکن - الا** زید کے سوا سب
آئے - سب آئے پر زید نہین آیا ان مثالون مین سب مستثنیٰ
منہ ہے اور زید مستثنیٰ - پہلے حرف اکثر مفردونکے بیچ مین آتے
ہین اور دوسرے حرف جملونکے انکو حرف **استدراک** بہی کہتے ہین
کسواسطے کہ استدراک کے معنے ہین تدارک کرنا کسی چیز کا چونکہ یہہ

حرف ایسے دو جملونکے بیچ مین آتے ہین کہ پہلے جملہ سے جو شبہ پیدا ہوتا ہے دوسرا جملہ اسس شبہ کو دفع کرتا ہے اسواسطے حرف استدراک کے نام سے موسوم کئے گئے

حرف جواب کے

ہان نہین جی استفہام کے جواب مین آتے ہین جیسے کوئی پوچھے تم بہی وہان گئے تھے تم کہو ہان - یا نہین یا جی - یا جی ہان - مگر تعظیم کے مقام مین ہان تنہا نہین بولا جاتا - ہان اور جی ندا ے قریب کے جواب مین بہی آتے ہین - بہلا ندا ے بعید کے جواب مین جیسے بہلا سن لیا ہے - بہت اچہا امر یا نہی کے قبول مین ٹہیک - درست - بجا - واقعی - کبھی متکلم کی تصدیق کے لئے اکثر مفید ایجاب ہوتے ہین

حرف تنبیہہ کے

حرف تنبیہ کے دو ہین جو تنبیہہ کے مقام مین آتے ہین **ہین ہون**

ہین یہہ کیا کیا ہون یہہ کیا کرتے ہو ان سے تاکید نکرنے فعل کی یا کراہت فعل کی سمجھی جاتی ہے۔ کبہی تکرار بہی آتے ہین

حرف شرکت اور اختصاص کے

بہی شرکت کے لئے آتا ہے اور ہی اور تو تخصیص کے لئے آتے ہین جیسے مین بہی گیا تہا۔ مین ہی گیا تہا۔ مین تو نہین گیا

حرف نفی کے

ن۔ نہ۔ مت۔ نہین۔ ا۔ ان۔ بِن۔ نِ۔ نا۔ بَد۔ کُ۔ بے

اول کے تین حرف فعل کے ساتہہ خاص ہین جیسا گذرا اور نہین فعلونکے ساتہہ بہی آتا ہے اور جملہ مین سے بہی سلب نسبت کے لئے آتا ہے جیسے جملہ کے بیان مین معلوم کروگے۔ باقی حرف اسمونکے اول مین آتے ہین جیسے امِٹ ان پڑہ نربل نِڈر۔ بدیس۔ پردیس۔ کُراہ۔ بے تے اگرچہ فارسی حرف ہے مگر ہندی الفاظ کے ساتہہ بہی آتا ہے جیسے۔ بے ڈہب۔ بے دہڑک

حرف بیان کا

کہ جملہ کے اول مین واسطے بیان ما قبل کے آتا ہے جیسے اُسنے کہو کہ یہان آجائین

ظرفیت کے حرف

ہان - دہر - ب ظرفیت کے حرف ہین - ہان اور دہر مکان کے لئے آتے ہین اور ب زمانہ کے لیے - سوائے ہان کے کہ یہہ کبھی تنہا بہی آجاتا ہے (جیسے مین اُنکے ہان گیا تہا) اور حرف بغیر اسم اشارہ یا اسم موصول یا اسم استفہام کے نہین آتے جیسے یہان - وہان - اِدہر - اُدہر - اب - جہان - جدہر - جب - کہان - کدہر - کب - اصل انکی ہے - (یہہ ہان) (اوہ ہان) یہہ دہر) وہ دہر) (یہہ ب) (جو ہان) (جو دہر) جو ب) (کیا ہان) (کیا دہر) (کیا ب) مل جلکر صورت بدل گئی ہے **فائدہ** وہین - یہین - ابہی - جبہی - کبہی - یہی - الگ لفظ

نہین مین انکی اصل ہے (یہان ہی) (وہان ہی) (اب ہی) (جب ہی) (کب ہی) (یہہ ہی) کثرت استعمال سے دونو لفظ ملکر صورت بدل گئی ہے

حرف مقدار کے

واحد مذکر کے لئے تتا آتا ہے - جمع مذکر کے لئے تتنے بیاء مجہول مؤنث کے لئے خواہ واحد ہو خواہ جمع تتنی بیاء معروف یہہ حرف بہی مثل حروف ظرفیت کے بغیر اسم اشارہ یا اسم موصول یا اسم استفہام کے تنہا مستعمل نہین ہوتے جیسے اِتنا - اُتنا - اِتنے اُتنے - اِتنی - اُتنی - جتنا - جتنی - کتنا - کتنی - کتنی انکی ترکیب اُسی طرح ہے جیسے پہلے بیان ہوئی

حرف تشبیہ کے

سا - جون - ہو بہو بواو معروف یہہ حرف واسطے بیان کرنے مشابہت کے آتے ہین جیسے بال سا - جون نظم مین آتا ہے سودا جون شمع

داغ دل سے مشکل بہت ہے۔ ہونا ہو مثال ہوبہو کی جیسے یہہ تو ہوبہو وہی ہے۔ حرف سا کی تذکیر و تانیث و وحدت و جمع بلحاظ مشبہ کی ہوتی ہے واحد مذکر مین سا اور جمع مذکر مین سے بیاء مجہول اور مؤنث مین سی بیا معروف آتا ہے۔ حرف سا وغیرہ کبھی تنہا آتے ہین جیسا مثال سے معلوم ہوا کبھی اسم اشارہ یا اسم موصول یا اسم استفہام کے ساتھہ مرکب ہوکر اسطرح آتے ہین جیسے حروف ظرفیت اور حروف مقدار آتے ہین جیسے۔ ایسا۔ ویسا۔ ایسے ویسے وغیرہ جیسا جیسے وغیرہ۔ کیسا۔ کیسے وغیرہ

دوسرا حصہ نحو کے علم مین

نحو وہ علم ہے جسسے کلمون کے ربط اور آپس کے تعلق اور انکا وکا حال معلوم ہوتا ہے۔ کم سے کم ترکیب کے لئے دو کلمہ چاہئین زیادہ جسقدر کلام مین آجائین۔ مرکب کی دو قسمین ہین ایک مرکب مفید۔ دوسرے مرکب غیر مفید۔ **مرکب مفید** وہ ہے جسکے سننے سے سامع کو معلوم ہوجائے کہ متکلم کچھ خبر دیتا ہے یا کچھ خواہش کرتا ہے جیسے زید آیا اِسّے معلوم ہوتا ہے کہ کہنے والا زید کے آنے کی خبر دیتا ہے۔ پانی دو۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ کہنے والا پانی مانگتا ہے۔ ایسے مرکب کو **جملہ** اور **مرکب تام** کہتے ہین۔ **مرکب غیر مفید** وہ ہے کہ ایسا نہو جیسے زید کا غلام اسکے سننے سے انتظار بیان کا رہتا ہے ایسا مرکب مفرد کے حکم مین گنا جاتا ہے اور جز جملہ کا ہوتا ہے اسکو **مرکب ناقص** کہتے ہین

مرکبِ ناقص کا بیان

اس کی چار قسمین ہین مرکب تعدادی - مرکب امتزاجی - مرکب اضافی مرکب توصیفی - پہلی دو قسمین یعنے مرکب تعدادی - جیسے گیارہ - اکیس اکتیس وغیرہ جہان حرف عطف مقدر ہوتا ہے اور مرکب امتزاجی کہ دو اسم ملکر ایک چیز کا نام ہو جاتا ہے جیسے اکبرآباد سبزی منڈی وغیرہ) مفرد کی مانند ہین انکے بیان کی ضرورت نہین البتہ مرکب اضافی اور مرکب توصیفی لائق بیان کے ہین

مرکبِ اضافی

مرکب اضافی اس مرکب کو کہتے ہین جسکی ترکیب مضاف ومضاف الیہ سے ہو اضافت کے معنے اور تعریف مضاف ومضاف الیہ کی پہلے جان چکے ہو - اردو مین مضاف الیہ مضاف سے پہلے چاہئے اگر موخر ہو تو فصاحت کے خلاف ہوگا - جب مضاف کے بعد حروف تغیرہ یا تابع مغیرہ آوین تو علامتِ اضافت کا الف یاء مجہول سے

بدل جائیگا جیسے زید کا گہر۔ زید کے گہر مین۔ میرا گہر۔ میرے گہر مین
اپنا گہر۔ اپنے گہر مین۔ ایسا ہی جب مضاف الیہ کیطرف ایک اور اسم
مضاف کرین تب بہی علامت اضافت کا الف یا ر مجہول سے بدل
جائیگا۔ جیسے زید کا گہر۔ زید کے باپ کا گہر۔ پہلے گہر مضاف
تہا اور زید مضاف الیہ۔ باپکے لفظ کو زید کیطرف اضافت کیا
تو پہلی علامت کا الف یا ر مجہول سے بدلکر زید کے باپ کا گہر کہا گیا
ایسا ہی میرا گہر۔ میرے بیٹے کا گہر جب ایسی اضافت مین بہی حروف
مغیرہ یا تابع مغیرہ آوین تب دوسری علامتونکا الف بہی یا ر
مجہول سے بدل جائیگا جیسے زید کے باپ کے گہر مین۔ میرے بیٹے
کے غلام کے گہر مین **فائدہ** مضاف و مضاف الیہ کے بیچ مین
فاصلہ درست نہین مگر نظم مین شعر کی ضرورت سے درست ہے

سودا

ہو کہ ظالم ستے وہ سر کر ہو تا ہہ بہا نہین ☆ سبز ہوتے کہیت دکہا ہے کہو شمشیر کے

یہان کہیت مضاف ہی اور شمشیر مضاف الیہ اور دیکہا ہے کہ ان مین فاصلہ آگیا ہے۔ اضافت کی دو قسمین ہین ایک اضافتِ لفظی۔ دوسرے اضافتِ معنوی

لفظی اضافت

لفظی اضافت اِن اضافتونکا نام ہے۔ **اول** اضافت مصدر کی اپنے فاعل یا مفعول کیطرف جیسے مارنا زید کا۔ جب زید کسیکو مارے اسکو بہی مارنا زید کا کہتے ہین اسصورت مین اضافت مصدر کی اپنے فاعل کیطرف ہوگی اور جب کوئی زید کو مارے اسکو بہی مارنا زید کا کہتے ہین اِس صورت مین اضافت مصدر کی اپنے مفعول کیطرف ہوگی۔ ایسا ہی مارا جانا زید کا یہان مصدر مجہول اپنے مفعول مالم یسم فاعلہ کیطرف مضاف ہے۔ **دوسری** اضافت اسم فاعل کی (جو فعل متعدی سے بنا ہو) اپنے مفعول کیطرف جیسے مارنے والا زید کا یعنے وہ شخص جسنے زید کو مارا ہو۔ **تیسری** اضافت

اسم مفعول کی (جو فعل متعدی سے بنا ہو) اپنے فاعل کیطرف جیسے بگاڑا ہوا زید کا یعنے وہ جسے زید نے بگاڑا ہو یہں بگاڑا ہوا اسم مفعول طرف اپنے فاعل کے مضاف ہے

معنوی اضافت

سوا ان اضافتوں کے جو اضافت ہو اُسے معنوی اضافت کہتے ہیں جیسے زید کا غلام فایدہ اضافت سے تخصیص یا توضیح مضاف کی حاصل ہوتی ہے۔ جیسے زید کا غلام پہلے غلام عام تھا جب زید کا غلام کہا تو غلام خاص ہوگیا۔ دہلی کا شہر۔ شہر عام تھا جب دہلی کا شہر کہا تو ایک معین شہر سمجھا گیا۔ انار کا درخت درخت مبہم تھا جب انار کا درخت کہا تو درخت کی جنس کی توضیح ہوگئی ایسا ہی چاندی کی انگوٹھی اضافت کے سبب انگوٹھی کے مادے کی توضیح ہوگئی فائدہ ترکیب اضافی مین نشانی پہچاننے مضاف اور مضاف الیہ کی یہہ ہے کہ جس اسم کے ساتھہ کسکا۔ کسکے وغیرہ

وغیرہ لگ سکے وہ اسم مضاف ہوگا اور جو اسم اسکے جواب مین واقع ہو مضاف الیہ ہوگا - مثلاً زید کا گھوڑا اگر یہان پوچھا جائے کسکا گھوڑا تو جواب ہوگا زید کا پس گھوڑا مضاف ہی اور زید مضاف الیہ ایسا ہی میری کتاب اگر پوچھین کسکی کتاب تو جواب ہوگا میری پس کتاب مضاف ہی اور میری مضاف الیہ **فائدہ** فارسی ترکیب مین مضاف مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور مضاف کے آخر کسرہ پڑہا جاتا ہے اور اگر مضاف کی آخر کوئی حرفِ علت ہو تو ہمزہ زیادہ کیا جاتا ہے اوسکی شکل یا لکھا جاتا ہے اور اگر ہائے مختفی ہو تو ہمزہ سے بدل جاتی ہے **غالب** ع بوئے گل نالۂ دل دودِ چراغِ محفل +

اس مصرع مین تینو اضافتین تینوں قاعدو نکی نظیرین ہین

مرکبِ توصیفی

مرکب توصیفی وہ ہے جو صفت اور موصوف سے ملکر بنی - اردو مین

صفت موصوف سے پہلے آتی ہے اگر موصوف کو مقدم کرین
تو فصاحت کے خلاف ہوگا جیسا اچھا آدمی اونچی دیوار **قاعدہ**
صفت ایسا اسم ہوا کرتا ہے جسمین معنے وصفی پائے جائین خواہ
صفت مشبہ ہو خواہ صفت نسبتی خواہ اسم فاعل خواہ اسم مفعول ہندی
ہو یا فارسی یا عربی مفرد ہو یا مرکب اور ان سب کا حال صرف مین
مفصل گذر چکا ہے **قاعدہ** تذکیر و تانیث و وحدت و جمع
صفت کی مطابق موصوف کے ہوتی ہے مگر جبکہ موصوف جمع مونث
ہو تو صفت واحد مونث آتی ہے جیسے پڑھا ہوا لڑکا۔ پڑھے ہوئے
لڑکے پڑھی ہوئی۔ لڑکی یا لڑکیان **ہان** جسوقت موصوف حذف کیا
گیا ہو اور صفت اسکے قائم مقام ہو اوسوقت صفت کو بھی جمع
لاتے ہین **گویا**۔ کچھہ جو سیدھی بھی بات کرتا ہون + ٹیڑھیان
وہ مجھے سناتا ہے + یہان ٹیڑھیان صفت ہے اور باتین
اسکا موصوف محذوف ہے اس لئے صفت جمع لائی گئی ہے

اور جن اسمونکے آخر مین علامت تذکیر و تانیث نہو وہ اکثر ایک ہی
طرح استعمال کیے جاتے ہین جیسا صفت مین معلوم کر آئے ہو

فائدہ ترکیب توصیفی مین صفت اور موصوف کی اسطرح تمیز
کیجاتی ہے کہ جس اسم کے ساتھہ کیسا کیسی وغیرہ لگ سکے وہ اسم
صفت ہوگا اور جو اسم اسکے جواب مین ہوگا وہ موصوف ہوگا
جیسے بہلا آدمی جب سوال کرین کیسا آدمی جواب ہوگا بہلا پس
بہلا صفت ہے اور آدمی موصوف ایسی ہی اندہیری رات جب
پوچھین کیسی رات تو جواب ہوگا اندہیری پس اندہیری صفت
ہے اور رات موصوف **فائدہ** فارسی مین موصوف پہلے ہوتا
ہے اور صفت پیچھے اور آخر موصوف مکسور پڑھا جاتا ہے **قاعدہ** اسکا
بعینہ وہی ہے جو پہلے مضاف مین گذرا ہے

مرکب تام یا جملہ کا بیان

کوئی جملہ یا کلام دو کلمونسے کم نہین ہوسکتا مگر شرط یہہ ہے کہ ان دو
کلمون مین ایسا علاقہ یا نسبت ہو کہ سننے والے کو انتظار بیان کا نرہے
جیسا جملے کی تعریف مین پہلے جان چکے ہو - ایسی نسبت کا نام **اِسناد**
رکہا گیا ہے جس اسم کو اسناد کرین اُسے **مسند** کہتے مین اور جس اسم کی
طرف اسناد کرین اُسے **مسند الیہ** کہتی یہہ دونو جملہ مین مذکور ہوتے ہین
جیسے زید دانا ہے یہان زید مسند الیہ ہے اور دانا مسند اور دونون مذکور
ہین - جاؤ یہان جاؤ مسند ہے اور تو اسکا مسند الیہ محذوف ہے اور
محذوف حکم مین مذکور کے ہوتا ہے کہ ترکیب مین دونو جزو شمار مین آتے ہین
فائدہ مسند الیہ ہمیشہ اسم ہوتا ہے اور مسند کبہی اسم کبہی فعل اور
حرف نہ مسند ہوتا ہے نہ مسند الیہ پس اگر دونو جزو جملہ کے اسم ہون
تو جملہ کو جملہ اسمیہ کہین گے اور اگر ایک جزو فعل اور ایک اسم ہو تو
جملہ فعلیہ کہلائیگا

جملہ اسمیہ

جملہ اسمیہ مین مسندالیہ کو مبتدا اور مسند کو خبر کہتے ہین اور جس کلمہ
کے ذریعہ سے ان دو اسمونمین ربط حاصل ہوتا ہے اوسی
کلمہ ربط یا علامت جملہ اسمیہ کہتے ہین جیسے زید دانا ہے یہان
زید مبتدا ہے اور دانا خبر اور ہے کلمہ ربط کلمہ ربط کے یہہ ہین
ہے - ہین - ہو - ہون اور نسبت کے نفی کے وقت نہین
کلمہ ربط کے پہلے بڑہا دیا جاتا ہے جیسے زید دانا نہین ہے
نقشہ ذیل سے کلمات ربط کے موقعون کی تفصیل معلوم ہوگی

نقشہ روابط کے موقعون کا

جنس مبتدا کی	کلمہ ربط	مثالین	کیفیت
اسم مفرد یا ضمیر واحد غایب یا ضمیر واحد حاضر	ہے	زید دانا ہے۔ وہ دانا ہے تو دانا ہے	جب مبتدا ان اسمونمین سے کوئی اسم ہو تو ہے کلمہ ربط ہوگا
ضمیر واحد متکلم	ہون	مین دانا ہون	جب مبتدا ضمیر واحد متکلم ہو تو ہون کلمہ ربط ہوگا
اسم جمع یا جمع یا ضمیر جمع غایب یا ضمیر جمع متکلم	ہین	یہہ لوگ دانا ہین۔ یہہ لڑکے پڑہے ہوئے ہین۔ وہ دانا ہین ہم دانا ہین	جب مبتدا ان اسمونمین سے کوئی اسم ہوگا تو ہین کلمہ ربط ہوگا
ضمیر جمع حاضر	ہو	تم دانا ہو	جب مبتدا ضمیر واحد حاضر ہو تو ہو کلمہ ربط ہوگا

قاعدہ مطابقت مین مبتدا اور خبر کا حال صفت کیطرح سے یعنے اگر مبتدا واحد ہو تو خبر بہی واحد ہوگی اور اگر جمع تو جمع۔ لیکن اگر مبتدا جمع مونث ہو تو خبر واحد مونث ہوگی جیسے لڑکا کہڑا ہی۔ لڑکیان کہڑی ہین لڑکیا کہڑی ہی

قاعدہ مبتدا اور خبر اور کلمۂ ربط مین اسطرح ترتیب ہونی چاہیے کہ پہلے مبتدا۔ پہر خبر۔ پہر کلمۂ ربط۔ لیکن کبہی یہہ ترتیب نظم مین بدلجاتی ہے **ناسخ** قابل گوش سینکڑون گوہر +

اس مصرعہ مین سینکڑون گوہر مبتدا موخر اور قابل گوش خبر مقدم ہے **میر** ہم مین مجروح ماجرا ہے یہہ + اس مصرع مین ہم مبتدا ہے اور مجروح خبر۔ ہین کلمہ ربط کا مبتدا اور خبر کے بیچ مین آگیا ہے۔ کلمۂ ربط کبہی حذف بہی کیا جاتا ہے جیسے پہلے مصرع مین ہین محذوف ہے یعنے سینکڑون گوہر قابل گوش مین **فائدہ** جب قرینہ پایا جائے تو مبتدا یا خبر یا دونون کا حذف کرنا درست ہے جیسے اگر کوئی پوچہے کون کہڑا ہے تم کہو

زید تو خبر یہان سے محذوف ہے یعنے کہڑا ہے ۔ یا اگر کوی
پوچھے زید کہڑا ہے ۔ تم کہو کہڑا ہے تو مبتدا حذف ہوگا یعنے
زید ۔ یا اِسی سوال کے جواب مین کہو ہان تو جملہ حذف ہوگا
یعنے زید کہڑا ہے اور سوال اِن حذفونکا قرینہ ہے **فائدہ**
مبتدا یا معرفہ ہونا چاہیے یا ایسا نکرہ جسمین کچھہ خصوصیت پای
جائے بغیر اسکے نکرہ مبتدا نہین ہوسکتا کیونکہ اسصورت مین
کلام کا کچھہ فائدہ نہوگا جیسے زید دانا ہے ۔ بد خلق آدمی دوستے
کے لائق نہین ۔ پہلی مثال مین مبتدا معرفہ ہے ۔ دوسرے
مثال مین نکرہ صفت کے سبب خاص ہوگیا ہے کیونکہ آدمی
عام ہے نیک خلق اور بد خلق دونونکا شامل تہا جب نیک خلق
کہا تو بد خلق اس قید سے نکل گیا **ترکیب** (زید دانا ہے)
زید مبتدا ۔ دانا خبر ۔ ہے کلمہ ربط کا ۔ مبتدا خبر کے ساتھہ ملکر جملہ
اسمیہ ہوا (بد خلق آدمی دوستی کے لایق نہین) آدمی موصوف

- بدخلق صفت مرکب اُسکی صفت - موصوف صفت کے ساتھہ ملکر مبتدا ہوا لایق مضاف - دوستی مضاف الیہ - کی اضافت کی نشانی مضاف مضاف الیہ کے ساتھہ ملکر خبر ہوئی مبتدا کی - نہین ہے حرف سلب کلمہ ربط - مبتدا ساتھہ خبر کے ملکر جملہ اسمیہ ہوا - (زید کا غلام کھرا ہے) غلام مضاف - زید مضاف الیہ - کا حرف اضافت کا - مضاف مضاف الیہ کے ساتھہ ملکر مبتدا ہُوا - کھرا خبر - ہے کلمۂ ربط - مبتدا ساتھہ خبر کے ملکر جملہ اسمیہ ہُوا (تمہارا قدیمی خدمتگار نیک چلن ہے) خدمتگار موصوف قدیمی صفت - موصوف صفت کے ساتھہ ملکر مضاف ہُوا - تُمہارا ضمیر مضاف الیہ - را علامت اضافت کی - مضاف مضاف الیہ کے ساتھہ ملکر مبتدا ہوا - نیک چلن صفت مرکب خبر - ہے کلمہ ربط - مبتدا ساتھہ خبر کے ملکر جملہ اسمیہ ہُوا

جملہ فعلیہ

جملہ فعلیہ مین فعل مسند اور فاعل مسند الیہ ہوتا ہے اور مفعول اور متعلقات فعل کے اسناد کے تابع ہوتے ہین - فاعل کبھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی پوشیدہ ضمیر فعل مین جیسے زید آیا اور چلا گیا - پہلے فعل آیا کا فاعل زید ہے جو ظاہر مذکور ہے دوسرے فعل گیا کا فاعل ضمیر وہ مخفی فعل مین ہے جو زید کیطرف پھرتی ہے - ایسی ضمیر کو **ضمیر مستتر** کہتے ہین اور وہ ضمیر جو ظاہر ہو اسے **ضمیر بارز** - جس اسم کیطرف ضمیر پھرے اسے ضمیر کا **مرجع** کہتے ہین اور مرجع پہلے ہوتا ہے اور ضمیر پیچھے

قاعدہ سب فعلون کی تذکیر و تانیث و وحدت و جمع بلحاظ فاعل کے ہوتی ہے سوائے ماضی مطلق - و ماضی قریب - و ماضی بعید و ماضی احتمالی کے کہ ان فعلون مین لازمی ہونیکی صورت مین رعائت فاعل کی ہوتی ہے اور متعدی ہونیکے وقت رعایت مفعول کی - پہلی مفعول فعل متعدی کو مفعول بہ کہتے ہین اور

باقیونکو دوسرا اور تیسرا مفعول اور تین مفعولون سے کسی فعل کے زیادہ
مفعول نہین ہو سکتے **قاعدہ** اردو مین فاعل کی تقدیم مفعول سے
اور مفعول کی تقدیم فعل سے فصیح ہے جیسے زیدنے روٹی کھائی
مگر نظم مین یہہ پابندی ضرور نہین **فائدہ** قرینہ پایا جانیکے وقت
خذف کرنا فعل یا فاعل یا دونونکا درست ہے جیسے کوئی پوچھے
کون آیا تم کہو زید تو آیا فعل یہانسے خذف کیا گیا ہے - یا اگر پوچھے
زید آیا تم کہو ہان تو اسوقت دونون خذف ہین مثال فاعل کے
محذوف ہونیکی **غالب** جان دی دی ہوئی اوسیکی تھی
حق تو یہہ ہے کہ حق ادا نہوا ٭ فاعل فعل دی کا خذف ہے
یعنی مینے - ایساہی مفعول بہی کبہی خذف کیا جاتا ہے - وہی فعل
اسکی بہی مثال ہے یعنے خداکو اور دوسرا مصرع قرینہ ان خذفونکا
ہے **فائدہ** فاعل کی عام نشانی یہہ ہے کہ جب فعل کے ساتھہ
کون یا کسنے ملاکر پوچہین تو جواب مین واقع ہو جیسے زید

آیا جب پوچھین کون آیا تو جواب ہوگا زید پس زید فاعل ہے ایسا ہی زید نے مارا اگر پوچھین کسنے مارا تو جواب ہوگا زید نے پس زید فاعل ہے ۔ اور مفعول بہ کے نشانی یہہ ہے کہ جب فعل کے ساتھہ کسکو یا کیا ملاکر پوچھین تو وہ جواب مین واقع ہو جیسا زید نے عمر کو مارا اگر پوچھین کسکو مارا تو جواب ہوگا عمر کو پس عمر مفعول بہ ہے یا زید نے کہانا کہایا اگر پوچھین کہ زید نے کیا کہایا تو جواب ہوگا کہانا پس کہانا مفعول بہ ہے **فائدہ** بعض جگہ ایک جزو جملہ کا مذکور ہوتا ہے اور محذوف کے لحاظ سے دو نو طرح کا جملہ بن سکتا ہے جیسے سانپ سانپ چور چور اسکی ترکیب کئی طرح ہو سکتے ہے ایک یہہ کہ سانپ نکلا سانپ نکلا چور آیا چور آیا ۔ دوسرے یہہ کہ سانپ کو مارو سانپ کو مارو ۔ چور کو پکڑو چور کو پکڑو ان دو صورتو نمین یہہ جملہ فعلیہ ہونگے جو بسبب تاکید کے مکرر لائے گئے ہین اور پہلی ترکیب کے رو سے سانپ اور چور فاعل ہونگے

اور دوسری ترکیب کے لحاظ سے مفعول بہ تیسری یہہ کہ سانپ نکلا ہوا ہے۔ چور آیا ہوا ہے۔ اس صورت جملہ اسمیہ ہونگے اور سوائے الفاظ مذکورہ کے اور لفظون سے بہی تعبیر کرسکتے مین جیسے سانپ بیٹھا ہے چور پہرتا ہے۔ ایسے الفاظ اکثر ڈر یا جلدی کے مقام مین آدمی کی زبان سے نکلتے ہین کہ سننے والا تہوڑے لفظون سے مطلب سمجھ کر جلد تدارک کرے **ترکیب** (زید گیا) گیا فعل۔ زید اُسکا فاعل۔ فعل فاعل کے ساتہہ ملکر جملہ فعلیہ ہُوا (زید نے عمر کے غلام کو مارا) مارا فعل متعدی۔ زید اُسکا فاعل۔ نے علامت فاعل فعلِ متعدی کی۔ غلام مضاف۔ عمر مضاف الیہ۔ کے علامت اضافت کی۔ مضاف مضاف الیہ کے ساتہہ ملکر فعل کا مفعول ہُوا فعل فاعل اور مفعول کے ساتہہ ملکر جملہ فعلیہ ہُوا (زید اور خالد نے بکر کو مارا) مارا فعلِ متعدی زید معطوف علیہ۔ اور حرف عطف خالد معطوف۔ معطوف اور معطوف علیہ فاعل ہوئے فعل کے

نے علامت فاعل کی - بکر مفعول بہ - کو علامت مفعول بہ کی

فعل فاعل اور مفعول کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا - (زید کے

سوا سب آئے) آئے فعل سب مستثنی منہ - سوا حرف استثناء

زید مستثنی - مستثنی مستثنی منہ کے ساتھہ ملکر فعل کا فاعل

ہُوا - فعل ساتھہ فاعل کے ملکر جملہ فعلیہ ہوا **مفعول مالم یسم فاعلہ**

فعل مجہول مین فاعل ہمیشہ نامعلوم ہوتا ہے اور فعل کے اسناد

مفعول کیطرف ہوتے ہی اور اس مفعول کو مفعول مالم یسم فاعلہ

کہتے ہین جیسے زید مارا گیا اسکی ترکیب اسطرح کیجائی کی - مارا گیا

فعل مجہول - زید مفعول مالم یسم فاعلہ قائم مقام فاعل کے - فعل

مجہول مفعول مالم یسم فاعلہ کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہُوا

فائدہ متعدی بدو مفعول مین دوسرا مفعول اور متعدی بسہ

مفعول مین تیسرا مفعول مفعول مالم یسم فاعلہ واقع ہوتا ہے جیسے فقیر

کو روٹی دی گئی یون نہین کہنے کہ فقیر دیا گیا ایسلیے

زید سے فقیر کو روٹی دلوائی گئی یون نہین کہنے کے کہ زید یا فقیر دلوایا گیا ایسا ہی گیہون بوائے گئے غرض اکثر افعال مین اخیر کا مفعول فاعل کے قایم مقام کیا جاتا ہے البتہ **افعال قلوب** مین پہلا ہی مفعول قائم مقام فاعل کے ہوتا ہے اور افعالِ قلوب وہ فعل مین جو دل سے تعلق رکھتے ہین اور متعدی بدو مفعول ہوا کرتے ہین جیسے جانا مینے زید کو فاضل خیال کیا مینے زید کو فاضل جب مجہول بنائین گے تو کہین گے زید فاضل جانا گیا یا فاضل خیال کیا گیا علے ہذا

فعل کے مفعولات کا بیان

فعل کے پانچ مفعول ہوتے۔ مفعول بہ مفعول فیہ مفعول لہ مفعول مطلق مفعول منہ **مفعول بہ** اس مفعول کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یہہ صرف فعل متعدی کے ساتہہ خاص ہے علامتین اسکی

یہہ ہین یاے مجہول ییٔن ضمیر مین سے کہنا اور ان فعلون
کے ساتہہ جو اس مصدر سے نہین - پر رحم کرنا غصہ ہونا
اور ان فعلونکے ساتہہ جو اُنسے بنہین لیا ہی ورمصدر جو رحم
یا غصہ کے معنے رکہتے ہون اور کو اور کے تئین سب فعولونکے
ساتہہ مگر کو فصیح ہے جیسے مجہے یا ہمین دو اُنسے کہو ہم پر رحم
کرو - ہمپر مہربانی کرو - ہمپر خفا نہو - ہمپر غصہ نہو - اسکو سمجہا دو
اُسکے تئین سمجہا دو **فائدہ** جب مفعول معنے مصدر ہی ہون
تو علامت مفعول کی بشتر حذف کیجاتی ہے جیسے اُسنے
بڑی تکلیف اُٹہائی - اُسکی بات مینے نہین سُنی - میرا کہنا اُسنے
نہ مانا - مینے آرام پایا : علے ہذا آیا ہی کہانا پینا اوڑہنا
ان مصدرونکے ساتہہ بہی اکثر کو حذف کیا جاتا ہے جیسے کہانا کہایا
کپڑا پہنا - چادر اوڑہا **مفعول فیہ** جو لفظ وقوع فعل کے مکان
یا زمانہ پر دلالت کرتے اُسے مفعول فیہ کہتے ہین اور بخصوصیت

مکان اور زمانہ کے ظرف مکان یا ظرف زمان کہا جاتا ہے جیسے
زید کوٹھے پر سوتا ہے وہ گھر مین کھانا کہاتا ہے مین رات کو بہت
جاگا **فائدہ** ظرف مکان کے ساتھہ اکثر پر یا مین آتا ہے
اور ظرف زمان کے ساتھہ کو مگر جسوقت ظرفیت کی تعیین نہو
اسوقت ظرف مکان کے ساتھہ بہی اکثر کو لایا جاتا ہے جیسے وہ
گھر یا بازار کو گیا یعنے طرف گھر یا بازار کے یا اندر گھر یا بازار کے
ایسی جگہ حذف بہی درست ہے جیسے وہ اپنے گھر گیا **فائدہ**
ظرف غیر محدود کے ساتھہ خواہ مکانی ہو خواہ زمانی علامت ظرفیت
کی حذف کیجاتی ہے جیسے آگے - پیچھے - سامنے وغیرہ - سدا
ہمیشہ - نت وغیرہ - ایسا ہی آج - کل - پرسون - اترسون ظروف
کے ساتھہ بہی **مفعول لہ** جو لفظ وقوع فعل کے فعل کے سبب پر
دلالت پر کرے اسے مفعول لہ کہتے ہین نشانی اسکی کو
واسطے - لئے وغیرہ الفاظ ہین جو معنے سببیت پر دلالت کرین

جیسا مینے اُسے ادب کے لئے یا ادب کے واسطے مارا۔ وہ پڑہنے
کو آیا ہے۔ کبہی مفعول لہ کی علامت حذف بہی کیجاتی ہے ع
کاٹنے دوڑتی ہے ہاے مے آپ بجہے بہ یہان کو حذف ہے یعنے
کاٹنے کو۔ **مفعول مطلق** مفعول مطلق اُس حاصل مصدر
کو کہتے ہین جو بطور مفعول کے فعل کے ساتہہ ذکر کیا جاوے یہہ
مفعول لازمی اور متعدی دونو فعلونکے ساتہہ آتا ہے مگر قیاسی
نہین سماع پر موقوف ہے اور فعل کے پہلے آتا ہے جیسے ایسی
چال چلا۔ ایسی مار ماری **مفعول منہ** جو لفظ فعل کے آلہ ہونے
پر دلالت کرے اُسے مفعول منہ کہتے ہین نشانی اُسکی
سے ہے جیسے چہری سے کاٹا۔ چاکو سے چہیلا **فائدہ**
مفعول بہ کے پہچاننے کی ترکیب پہلے بیان ہوئی ہے اور مفعولونکو
اسطرح پہچاننا چاہئے کہ جب فعل کے ساتہہ کہان یا کب
ملاکر پوچہین تو جو اسم جواب مین واقع ہو اُسی ظرف مکان

یا ظرف زمان جانو - اورجب فعل کے ساتھہ کیون ملاکر
سوال کرین تو جو اسم جواب مین واقع ہوگا وہ مفعول لہ
ہوگا - اورجب فعل کے ساتھہ کاہے سے ملاکر پوچھین
تو مفعول منہ جواب مین واقع ہوگا - اورجب فعل سے کیا ملاکر
پوچھو تو مفعول مطلق جواب مین واقع ہوتا ہے مگر اسکے ساتھہ
یہہ بہی شرط ہے کہ یہہ اسم حاصل مصدر اُس فعل کا ہو ترکیب
(کل تم مدرسہ نہین گئے) نہین گئے فعل - تم فاعل - کل ظرف
زمان - مدرسہ ظرف مکان - فعل فاعل اور ظرف زمان اور
ظرف مکان کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا (کاٹنے دوڑتی ہے
ماہی بے آب مجھے) دوڑتی ہے فعل - ماہی موصوف - بے آب
صفت - موصوف صفت کے ساتھہ ملکر فعل کا فاعل ہوا - مجھے
مفعول بہ - کاٹنے مفعول لہ فعل فاعل اور مفعول بہ اور مفعول لہ
کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا (تم بُری چال چلے) چلے فعل

تم فاعل - چال موصوف - بُری صفت - موصوف صفت کے ساتھہ ملکر مفعول مطلق ہوا - فعل فاعل اور مفعول مطلق کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا

جار مجرور

پہلے حروفِ جر کا بیان گذر لیا ہے جس اسم پر حروف جر داخل ہون اُسے مجرور کہتے ہین مجار مجرور ملکر حرف کا حکم رکہتے ہین اور ہمیشہ فعل یا مشابہ فعل سے متعلق ہوتے ہین کبہی تو یہ فعل یا مشابہ فعل مذکور ہوتا ہے کبہی محذوف جیسے (زید گہر مین لکہتا ہے) اسکی ترکیب اسطرح کیجائیگی لکہتا ہے فعل - زید اسکا فاعل - مین جار - گہر مجرور - جار مجرور ملکر متعلق ہوئے فعل کے -

فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہُوا

(وہ گہر مین بیٹھے ہوئے ہین) وہ مبتدا - بیٹھے ہوئے خبر - ہین کلمہ ربط کا - مین جار - گہر مجرور - جار مجرور ملکر متعلق ہوئے

خبر کے ۔ مبتدا خبر اور متعلق خبر کے ساتھہ ملکر جملہ اسمیہ ہُوا (زید گھر مین ہے) یہہ مثال محذوف کی ہے ۔ زید مبتدا ۔ موجود خبر محذوف مین جار ۔ گھر مجرور ۔ جار مجرور کے ساتھہ ملکر متعلق ہوا خبر محذوف کے ۔ مبتدا خبر محذوف اور متعلق خبر کے ساتھہ ملکر جملہ اسمیہ ہوا

حال

حال وہ اسم ہے جو فاعل یا مفعول کے ہیٔت یا حالت پر دلالت کرے ۔ کبھی صیغہ اسم حالیہ اردو یا فارسی سے اور کبھی صفت سے ان معنونکا فائدہ حاصل ہوتا ہے جیسے زید ہنستا ۔ یا غمگین چلا جاتا تہا ۔ یہان ہنستا یا غمگین زید سے حال واقع ہُوا ہے جو فعل کا فاعل ہے اوّل فاعل کی ہیٔت اور دوسرا حالت پر دلالت کرتا ہے ۔ مینے زید کو روتے یا غمگین دیکھا یہان روتے یا غمگین مفعول سے حال واقع ہوا ہے ۔ جس اسم کی ہیٔت یا حالت کا بیان ہوا سے **ذوالحال** کہتے ہین

حال کی تذکیر و تانیث بلحاظ ذوالحال کے ہوتی ہے جیسے
مرد ہنستا جاتا تھا ۔ عورت ہنستی جاتی تھی (زید ہنستا جاتا تھا)
اسکی ترکیب اسطرح کیجائے گی ۔ جاتا تھا فعل ۔ زید فاعل ذوالحال ۔
ہنستا حال ۔ ذوالحال حال کے ساتھہ ملکر فاعل ہوا فعل کا ۔ فعل
فاعل کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہُوا

تمیز

تمیز وہ ہے کہ کسی مفرد اسم یا جملہ سے ابہام و شک دور کرے جیسے
ایک سیر آٹا ۔ دس من گیہون ۔ یہان آٹا اور گیہون تمیزین ہیز
جو مبہم اسمونسے ابہام دور کرتی ہین ۔ کیونکہ سیر اور من کہنے
سے نہین معلوم ہوتا کہ کونسی چیز سیر اور من ہے جب کہا
آٹا یا گیہون تو یہہ ابہام جاتا رہا ۔ وہ مجھہ سے بلحاظ ناتے کے
بڑا ہے یہہ مثال جملہ سے تمیز کی ہے ۔ جب کہا وہ مجھہ سے
بڑا ہے تو شبہہ رہتا ہے کہ عمر کی حیثیت سے یا ناتے کے لحاظ سے

جب کہا بلحاظ ناتے کے تو یہہ ابہام جاتا رہا - اسنے بری طرح پڑہا - یہان بری طرح جملہ سے تمیز واقع ہے کہ پڑہنا اچہی طرح اور بری طرح دونو صورت سے ہو سکتا ہے جب کہا اچہی طرح تو کچہہ شبہہ نرہا - تم فوراً وہان سے چلے جاؤ - یہان فوراً تمیز ہے کہ اس سے بہی رفع شبہہ کا ہوتا ہے **فائدہ** جس اسم سے تمیز واقع ہوا سے **ممیز** کہتے ہین - تمیز ممیز سے ملکر جزو جملہ ہوتا ہے

افعال ناقصہ

افعال ناقصہ وہ فعل ہین جو جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہین اور مبتدا کو انکا اسم اور خبر کو انکی خبر کہتے ہین - ان افعال کے مصدر یہہ ہین - ہونا - ہو جانا - بنا - بنجانا - اور تہا کے چار صیغے - ہونا کے مشتقات اور تہا کے صیغونکے دو حالتین ہین - ایک یہہ کہ صرف ایک اسم پر انکے معنے تمام ہو جائین جیسے اچہا ہوا - برا ہوا - اسوقت انہین فعل تام کہتے ہین - دوسرے

یہہ کہ مبتدا اور خبر کو چاہین اسوقت فعل ناقص کہلاتے ہین ۔
جیسے اُسکا بولنا وبال ہُوا ۔ وہ مالدار تہا ۔ وہ امیر بن گیا
ترکیب ہُوا فعل ناقص ۔ بولنا مضاف ۔ اُسکا ضمیر مضاف الیہ
کا نشانی اضافت کی مضاف مضاف الیہ کے ساتہہ ملکر اسم ہُوا
فعل ناقص کا ۔ وبال خبر ۔ فعل ناقص اسم اور خبر کے ساتہہ
ملکر جملہ اسمیہ ہُوا ۔ تہا فعل ناقص ۔ وہ اسکا اسم مالدار خبر ۔ فعل ناقص
اسم اور خبر کے ساتہہ ملکر جملہ اسمیہ ہُوا **فائدہ** اِنکے اسم اور خبر کی
مطابقت کا حال مبتدا اور خبر کی طرح ہے لیکن جب اِنکا اسم
مذکر اور خبر مونث یا برعکس ہو اُسوقت اختلاف ہے کہ فعل ناقص
کی تذکیر و تانیث بلحاظ اسم کے ہوگی یا خبر کے اگرچہ درست دونون
طرح ہے لیکن غالب یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اسم کی رعایت بیشتر
کیجاتی ہے ۔ پکائی تہی کہیر ہوگیا دلیا ۔ یہان ہوگیا فعل
ناقص ہے ۔ کہیر اسکا اسم ہے اور دلیا خبر ۔ خبر کے لحاظ سے فعل

مذکر آیا ہے۔ **ذوق** ع تیغ خمیدہ یار کی لوہے کا پل ہوا
یہان بہی خبر کے لحاظ سے فعل ناقص مذکر لایا لیا ہے **مومن**
ع آنکھ کی پتلی جو تہی جادو کا پتلا ہوگیا * یہان بہی خبر کی
رعایت سے فعل ناقص مذکر ہے ۔ اب اسم کی رعایت کی نظیرین
دیجاتی ہین **ذوق** ظلمتِ عصیان سے سیہ بنگیا شب روز
حشر * آفتاب ایک نیزہ پر دُم دار تارا ہوگیا * یہان بنگیا فعل
ناقص ہے ۔ روز حشر اسکا اسم ہے ۔ اور شب خبر ۔ بلحاظ اسم کے
فعل ناقص مذکر لایا گیا **غالب** باغمین مجھکو نہ لیجا ورنہ میرے
حال پر * ہر گل تر ایک چشم خونفشان ہوجائے گا * ہوجائیگا
فعل ناقص ہے ۔ ہر گلِ تر ۔ اسکا اسم ۔ اور چشم خونفشان خبر ۔
اسم کی رعایت سے فعل ناقص مذکر آیا ہے **گویا** وصف
قاتل کا کرونگا مین دہانِ زخم سے * ٹوٹ کر گر رہگیا خنجر زبان
ہوجائیگا ۔ ہوجائیگا فعل ناقص ہے ۔ خنجر اسکا اسم اور زبان

خبر اسم کے لحاظ سے فعل مذکر ہے **آتش** کہلا سو دے مین

اُن زلفونکے مرکر + پریشان خواب تھی یہہ زندگانی + تھی فعل

ناقص ہے یہہ زندگانی اسکا اسم پریشان خواب خبر اسم کے

لحاظ سے فعل مؤنث ہے

جملہ ندائیہ

جملہ ندائیہ مین تین چیزین لازم ہین - اول ندا کا حرف خواہ

مذکور ہو خواہ مقدر - دوسرے منادی - تیسرے جواب ندا کا

جو کبھی جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور کبھی جملہ فعلیہ - حرف ندا کا منادے

کے ساتھہ ملکر اس جملہ فعلیہ کے قایم مقام ہوتا ہے پکارتا ہون

مین فلانے کو - یہہ جملہ جواب ندا کے ساتھہ ملکر جملہ ندائیہ کہلاتا ہے

جیسے (اے کریم کرم کر) **ترکیب** اے حرف ندا کا - کریم

منادے - حرف ندا منادے کے ساتھہ ملکر قایم مقام جملہ فعلیہ

کے ہوا - کرم کر فعل بافاعل - فعل فاعل کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ

ہوکر جواب ہوا ندا کا - ندا جواب ندا کے ساتھہ ملکر جملہ ندائیہ ہوا

ع عمر کا قافلہ کتنا تہا ضیا برق خرام + یہان سے حرف

ندا کا محذوف ہے یعنے اے ضیا **فائدہ** جس اسم پر تاسف

کے حرف داخل ہون اُسے **مندوب** کہتے ہین جیسے ہائے

زید - ہائے عمر - ہائے مصیبت ہائے قسمت حرف تاسف کے

مندوب کے ساتھہ ملکر منادے کیطرح ایک جملہ فعلیہ کے قائممقام

ہوتے ہین یعنے روتا ہون مین فلانی چیز کے ہونے یا نہونے کو

جملہ قسمیہ

جملہ قسمیہ مین تین چیزین لازم ہین - اول کلمہ قسم کا - دوسرے

وہ چیز جسکی قسم کہائین اسکو مقسم بہ کہتے ہین تیسرے جس بات کے

لئے قسم کہائین اُسے جواب قسم کا کہتے ہین اس جملہ کا حال

جملہ ندائیہ کیطرح ہے کہ کلمہ قسم کا مقسم بہ کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ

کے قائم مقام ہوتا ہے یعنے مین فلانی چیز کی قسم کہاتا ہون

اور قسم جواب قسم سے ملکر جملہ قسمیہ کہلاتا ہے جیسے (خدا کی قسم میں نے نہین کہا) قسم کلمہ قسم مضاف ۔ خدا مقسم بہ مضاف الیہ کلمہ قسم مقسم بہ کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ کے قایم مقام ہُوا ۔ نہین کہا فعل ۔ مین فاعل ۔ نے نشانی فاعل کی ۔ فعل فاعل کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قسم کا جواب ہُوا ۔ قسم جواب قسم کے ساتھہ ملکر جملہ قسمیہ ہُوا •

جملہ شرطیہ

جملہ شرطیہ مین چار چیزین لازم ہین ۔ اول شرط کا حرف ۔ دوسرے جزا کا حرف ۔ تیسرے جملہ شرط کا جسے شرط بہی کہتے ہین ۔ چوتھے جملہ جزا کا جسے جزا بہی کہتے ہین ۔ حرف شرط کا جملہ شرط کے پہلے اتا ہے ۔ اور پہلے جملہ شرط کا ہوتا ہے اور پیچھے جملہ جزا کا ۔ جیسے اگر تم کہو تو مین جاؤن ۔ اسکی ترکیب اسطرح کیجائے گی ۔ اگر حرف شرط کا ۔ کہو فعل ۔ تم فاعل فعل فاعل کے ساتھہ ملکر

شرط ہوئی - تو حرف جزا کا - جاؤن فعل - ہین فاعل - فعل فاعل کے ساتھہ ملکر جزا ہوئی شرط کی شرط جزا کے ساتھہ ملکر جملہ شرطیہ ہوا **فائدہ** کبہی شرط کا حرف حذف بہی کیا جاتا ہے ع پیا سیر نہ میسر ہوا تو خوب ہوا - کبہی حرف جزا کا بہی حذف کیا جاتا ہے **آتش** جو دیکہتے تیرے زنجیر زلف کا عالم + اسیر ہونے کی آزاد آرزو کرتے + پہلا مصرعہ شرط ہے - دوسرا مصرعہ جزا - حرفِ جزا یہان سے محذوف ہے کبہی جزا شرط پر مقدم ہوتی ہے ع برستی آگ جو باران کی آرزو کرتے - جب جزا مقدم ہو تو حرف جزا واجب الحذف ہے **فائدہ** چونکہ اسم موصول کے ضمن مین شرط کے معنے پائے جاتے ہین اسلئے اسکی خبر مین بہی جزا کا حرف لایا جاتا ہے اور ہر اسم موصول کے مقابلہ مین جدا حرف جزا کا آتا ہے - جو کے مقابلہ مین سو - جون کے مقابلہ مین وون - جب کے مقابلہ مین تب

جدہر کے مقابلہ مین اُدہر۔ جہان کے مقابلہ مین وہان۔ جیسا جیسے وغیرہ کے مقابلہ مین ویسا ویسے وغیرہ جتنا۔ جتنے کے مقابلہ مین۔ اتنا۔ اتنے۔ وغیرہ جیسی جوادنے ہے سوادنے ہے۔ جونسا انمین سے چاہو وونسا لیلو۔ جب دیکہو تب اسکا یہی حال ہے ع جدہر دیکہتا ہون اُدہر تو ہی تو ہے ع جہان دیکہا وہان تجہکو ہی پایا + جیساکوئی کریگا ویسا پائیگا۔ جتنا اونکو سمجہا اُتنا وہ اور ٹیڑہے ہوئے

معطوف ومعطوف علیہ

عطف کی تعریف پہلے ہوچکی ہے۔ اگر معطوف ورمعطوف علیہ مفرد ہون تو اُنکا ایک حکم ہوتا ہے یعنے جو حال ترکیب مین معطوف علیہ کا ہوگا وہی معطوف کا ہوگا۔ اگر عطف خبر کا خبر پر ہو تو کلمہ ربط مفرد آئیگا اور اگر عطف مبتدا

کا مبتدا پر - یا فاعل کا فاعل پر یا مفعول کا مفعول پر
ہو تو اسکے دو حال ہین - اگر معطوف و معطوف علیہ اہل عقل
ہون تو خبر اور کلمۂ ربط یا فعل کو جمع لائین گے نہین تو
مفرد - مگر تذکیر و تانیث بلحاظ معطوف کے ہو گی - انکی مثالین
موافق ترتیب بیان کے اسطرح ہین - زید دانا اور عقلمند
ہے - زید اور بکر دانا ہین - زید اور بکر آئے - زید اور بکر
پکڑے گئے - لگن اور طباق رکھا ہے - تھالی اور کٹورا
رکھا ہے - کٹورا اور تھالی رکھی ہے - گائے اور بیل
ڈوب گیا - بیل اور گائے ڈوب گئی - روٹی اور سالن کھایا
سالن اور روٹی کھائی - ہان اگر کسی لفظ سے جمعیت کی
تاکید ہو تو اسوقت البتہ جمع بولنا ضرور ہے جیسے کٹورا اور
تھالی دونو رکھی ہین - اور اگر معطوف و معطوف علیہ مین
سے ایک واحد اور ایک جمع ہو یا جمعیت مین تذکیر و تانیث

کا اختلاف ہو تب بہی لحاظ معطوف کا ہوگا جیسے ایک کٹورا اور
دو رکابیان رکہی ہین - سب ٹوٹ گئے اور کشتیان بہ گئین -
اور اگر عطف بذریعہ حروفِ تردید کے ہو ہیں اگر معطوف و معطوف علیہ
مفرد اور مطابق ہون تو خبر یا فعل مفرد آئیگا جیسے زید یا عمر آیا تہا
کریما یا رحیما آئے تھے - باقی اختلاف کی صورتونمین وہی حال
ہوگا جو بیان ہوا جیسے کوئی عورت یا مرد آیا تہا

جملہ بیانیہ

جملہ بیانیہ اُسے کہتے ہین جو جز جملہ جیسے فاعل یا مفعول یا
مبتدا یا خبر کا بیان ہو - جس اسم کا بیان ہو اُسے مبین کہتے
ہین - یہہ مبین ایک اسم اشارہ ہوا کرتا ہے جو کبہی محذوف ہوتا ہے
اور کبہی مقدر اور اِس جملہ کے پہلے کاف لایا جاتا ہے جسکا حذف
بہی درست ہے جیسے مجہے معلوم ہوا کہ وہ میرا دشمن ہے ترکیب
معلوم ہوا فعل مرکب - یہہ اسم اشارہ محذوف مبین - کاف بیانیہ

وہ مبتدا - دشمن مضاف - میرا ضمیر مضاف الیہ - مضاف مضاف الیہ
سے ملکر خبر ہوئی مبتدا کی - ہے کلمہ ربط کا - مبتدا خبر کے ساتھہ ملکر
جملہ اسمیہ ہوکر بیان ہوا مبین کا - مبین بیان سے ملکر فاعل
ہوا فعل کا - مجھی مفعول فعل فاعل اور مفعول کے ساتھہ ملکر جملہ
فعلیہ ہوا **فائدہ** جب کہنا کے مشتقات کے ساتھہ ایسا جملہ واقع
ہو تو اُسے **مقولہ** کہتے ہیں جیسے میننے اُسنے کہا یہان آجاؤ
کہا فعل - میں فاعل - نے علامت فاعل فعل متعدی کی اُسنے
مفعول - آجاؤ فعل با فاعل - یہان ظرف زمان - فعل فاعل
ظرف زمان کے ساتھہ ملکر مقولہ ہوا - فعل فاعل اور مفعول اور
مقولہ کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہوا - اصل اس جملہ کی اسطرح تھی
میننے اُسنے یہہ کہا کہ یہان آجاؤ - اس ترکیب سے ظاہر ہے کہ مقولہ
بھی جملہ بیانیہ ہی ہوتا ہے

جملہ معترضہ

جب ایک جملہ جملہ کے دو جزو کے بیچ مین آجائے تو اُسے جملہ معترضہ کہتے ہین جیسے زید (خدا اسکی بڑہی عمر کرے) دروازے پر کہڑا ہے - یہان زید مبتدا ہے اور دروازے پر کہڑا ہے اسکی خبر - اور خدا اسکی بڑہی عمر کرے جملہ معترضہ ہے - جملہ معترضہ کی پہچان کے لئے دو ٹیڑہے نشان کئے جاتے ہین جیسے ہمنے مثال مین کردئے مین

جملہ خبریہ وانشائیہ

پہلے جو ہمنے جملہ کے اقسام کا بیان کیا ہے وہ تقسیم جملہ کی ذاتی اجزا کے لحاظ سے ہے - ایک تقسیم جملہ کی بلحاظ اسکی صفت کے ہے یعنے اگر اُسکے کہنے والے کو جہوٹا یا سچا کہہ سکین تو جملہ خبریہ ہے - اور جو اسکے کہنے والے کیطرف جہوٹ یا سچ کی

نسبت نہو سکے تو انشائیہ یا یون کہو کہ اگر جملہ مین کسی قسم کی خبر پائی جاوے تو اُسے جملہ خبریہ کہین گے - اور اگر اسمین کسیطرح کی خواہش پائی جاوے تو انشائیہ مثال جملہ خبریہ کی - زید مرگیا - مثال جملہ انشائیہ کی مجھی پانی دو - یہانسے معلوم ہوا کہ جس جملہ مین - امر - یا نہی - یا استفہام یا معنی تاسف یا انبساط - یا تنبیہ - یا تمنا کے پائے جائین تو وہ جملہ انشائیہ ہوگا

توابع

تابع کی پانچ قسمین ہین - صفت - عطف بحرف - تاکید بدل - عطف بیان - یہہ الفاظ ایک لفظ کے پیچھے ذکر کئے جاتے ہین اُس لفظ کو متبوع کہتے ہین - صفت اور عطف بحرف کا بیان گذرا - تاکید وہ تابع ہے کہ اُسنے کبھی نسبت کی تاکید ہوتی ہے اور کبھی شمول کی - پہلی قسم کا فائدہ لفظ

کے مکرر لانے اور کبھی زیادتی لفظ ضرور یا ہرگز وغیرہ اور ضمیر کے
ساتھہ آپ یا خود کا لفظ بڑہانے سے حاصل ہوتی ہے جیسے مینے
کہا مینے کہا - ہان ہان مینے کہا - بیشک مینے کہا - مینے ہرگز
نہین کہا - مینے آپ کہا - مینے خود کہا - پہلی مثال مین جب متکلم
نے کہا (مینے کہا) تو سامع کو ایک طرح کا شبہ باقی تہا کہ متکلم نے جو
نسبت کہنے کی اپنی طرف کی ہے غلطی سے ہے یا تحقیق سے جب
اُس نے مکرر کہا تو سامع نے جان لیا کہ کہنے کی نسبت متکلم کیطرف
تحقیق ہے اور تکرار سے بخوبی اس نسبت کی تاکید ہوئی دوسرے
قسم کی تاکید ایسے الفاظ سے حاصل ہوتی ہے جو عموم اور شمول پر
دلالت کرین جیسے لفظ سب - کل - سب کے سب وغیرہ اور اعداد کے
آخر مین واو ونون بڑہانے سے جیکا اعداد مین بیان گزرا ہے
وغیرہ جیسے سب لوگ مجلس مین آگئے - زید اور عمر دونون پکڑے گئے
جب کہا لوگ مجلس مین آگئے تو سب کے آجانیمین شک تہا جب کہا سب

تو سب کے لفظ سے اِس شمول کی تاکید ہوگئی **بدل** وہ تابع ہے
جو نسبت اسکی متبوع کیطرف کی گئی ہے وہ نسبت اسکی طرف مقصود
ہو جیسے زید تمہارا بھائی آیا - یہان تمہارا بھائی بدل اور زید
مبدل منہ ہے یہہ اُس محل پر بولا جائیگا جہان پہلے اسم سے غرض
نہو بلکہ دوسرے اسم کیطرف نسبت مقصود ہو **عطف بیان**
اور بدل مین اتنا فرق ہے کہ یہان تابع اور متبوع دونو مقصود بالذات
ہوتے ہین جیسے مصلح الدین سعدی - محمد ابرہیم ذوق

تابع مہمل

کبھی ایک زائد اسم اُردو کے بول چال مین ایک اسم کے پیچھے ذکر
کیا جاتا ہے اُسے تابع مہمل کہتے ہین اکثر اسکا طریق یہہ ہے کہ اسم کے
پہلے حرف کو واو مجہول سے بدل لیتے ہین جیسے روٹی ووٹی -
مکان وکان - کبھی اور صورت سے بھی بولا جاتا ہے جیسے دانہ دنکا
میل کچیل - جھوٹ موٹ وغیرہ **فائدہ** تابع مہمل اور تمام اسم تابع متبوع

کے ساتھ ملکر جزو جملہ کا ہوتے ہیں جیسے (سب لوگ آگئے) ترکیب آگئے فعل - لوگ مؤکد - سب تاکید - مؤکد تاکید کے ساتھہ ملکر فعل کا فاعل ہوا - فعل فاعل کے ساتھہ ملکر جملہ اسمیہ ہُوا (مصلح الدین سعدی بڑے بزرگ آدمی تھے) تھے فعل ناقص - مصلح الدین مبین - سعدی عطف بیان - مبین عطف بیان کے ساتھہ ملکر فعل ناقص کا اسم ہوا آدمی موصوف - بڑے بزرگ تفضیل بعض صفت موصوف صفت کے ساتھہ ملکر فعل ناقص کی خبر ہوئی - فعل ناقص اسم اور خبر کے ساتھہ ملکر جملہ اسمیہ

تنبیہ

جب اسم اشارہ کے بعد مشار الیہ مذکور ہو تو اسوقت یہہ دونو اسم ملکر جزو جملہ کا ہوتے ہیں نہ تنہا - جیسے (یہہ آدمی شریر ہے) ترکیب یہہ اسم اشارہ آدمی مشار الیہ - اسم اشارہ مشار الیہ کے ساتھہ ملکر مبتدا ہوا

شہر خیبر - ہے کلمہ ربط کا - مبتدا خبر کے ساتھہ ملکر جملہ اسمیہ ہوا -
ایسا ہے اسم موصول بھی بدون صلہ کے جزو جملہ کا نہین ہو سکتا
(جو کوشش کریگا پہل پائیگا) جو اسم موصول - کریگا فعل ضمیر
جو اسم موصول کیطرف پہرتی ہے فاعل - کوشش مفعول -
فعل فاعل اور مفعول کے ساتھہ ملکر جملہ فعلیہ ہو کر اسم موصول
کا صلہ ہوا - پائیگا فعل - ضمیر جو اسم موصول کیطرف پہرتی
ہے فاعل پہل مفعول - فعل فاعل اور مفعول کے ساتھہ ملکر
جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر ہوئی - مبتدا خبر کے ساتھہ ملکر
جملہ اسمیہ ہوا

تمام شد